

# تَمَيِّرِ حَيَاةٍ

یمند سفارہ نامہ



## حقیقی بادشاہت کا اعلان

جب اک نیا پرنسپل اور روت کا سکوت طاری ہو جاتا ہے اور شہر کی ساری آبادی معاشر کی جدوجہد میں ستر پا غرق ہو جاتی ہے اور دنیا میں مادی ضرورتوں کے علاوہ کوئی ضرورت اور محسوں حقیقتوں کے علاوہ کوئی اور حقیقت صیغہ جائی نظر نہیں آتی، مودعوں کی اذان اک ٹلسکوپ توڑتی اور اس کا اعلان کرتی ہے لیکن جسم اور پیٹ سے زیادہ یہ کہ ہر روشن حقیقت ہے اور وہی کامیابی کی راہ ہے جو علی الصفا، حج عوایض: بانارکا شور اک نجۃ حق کے ساتھ جاتے اور رب حقیقتیں اس حقیقت کے سامنے ماند پڑ جاتی ہیں اور اللہ کے بندے اس آواز پر دیوار و دوڑ پڑتے ہیں جب رات کو پورا شہر میٹھی زندہ ہوتا ہے اور صیغہ جتنی دنیا ایک وسیع قبرستان ہوتی ہے دفعاتاً موت کی اسستی میں زندگی کا چیز اس طرح ابتداء ہے جس طرح رات کی سیاہی میں سچ کی سیدھی خود ہو، "الصلة خیر من النوم" کے انگھتی سوقی انسانیت کو تازگی اور انسانیت کا بیانیخانہ ملتا ہے جب کسی طاقت و سلطنت کا کوئی فریب خورہا نہ رہکے اعلانی، میں تمہارا بے اونچا پر فردگار ہوں اور "ما لکھمی اللہ غیری" (میرے سامنہ ہمارا کوئی معبد نہیں، کافر نہ کھاتا ہے تو ایک غیر مودوں اس کی مملکت کی بلندیوں سے "الله اکبر" کہ کر اس دعوائے خدا کا تحسین اڑاتا ہے اور اشہدُ اللہ اکبر، کہہ کر حقیقی بادشاہت کا اعلان کرتا ہے، اس طرح دنیا کا هزار جبے اعتدالی سے اور اس کا دماغ یہ لئے محفوظ رہتا ہے۔

اس عرفان، ایمان اور اعلان کا چشمہ "محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کی بعثت اور اپ کی تعلیم و دعوت ہے اور اب یہی عرفان، ایمان اور اعلان دنیا کی حیات نو کا سحرپسہ اور ہر صلح و صالح القاب

کا دادردی یوہ

نہیں معلوم کر ہوتی ہے کہاں سے پیدا ہوتی ہے کھر جو کبھی فردابے کبھی ہے امر و ز وہ سحر جس سے لرزتا ہے ثبتان وجود

حضور مولانا مسید البولحسن علی مدد وی راغدان، کاروانی مدربت

سالانہ چشتہ دشوار ہے

# TAMEER-E-HAYAT

FORTNIGHTLY  
NADWATUL-ULAMA, LUCKNOW-226 007 (India)

Rs. 5/-

آپ کی خدمت میں جدید و لکش  
سونے چاندی کے زیورات کیلئے

ہمارا نیا شور و م

## گھنٹہ پیلس

حاجی عبدالرؤف خاں، حاجی محمد قاسم خاں محمد معرف خاں

ایک مینارہ مسجد کے سامنے اکبری یگٹ پوک لکھنؤ

فون نمبر: ۰۵۲۲-۹۱۰ ۲۶۷۹۱۰

اظہار احمد رائے سنگھر فیورس، چوک لکھنؤ



لکھنؤ کے قدیم مشہور و معروف  
صندر سے تیار کردہ خوشبو  
دار عطر یا ت، عمدہ و اعلان  
قسم کے روغنیات و عرق  
یکوڑہ، عرق گلاب  
و دیگر عطر یا ت کی

ایک قابل اعتماد دوکان۔ ایک مرتبہ  
تشریف لاکر خدمت کا موقع دیں

خط دکنات کا پتہ ہے  
268896

متوکے اصلی نورانی تیل  
لیبل پر لائن نمبر 77/18-U اور  
کیپ کے اوپر MAU CITY بتے اصلی ہے  
اگر دلوں بیجان نہ ہو تو نقی ہے۔



نورانی تیل

درد، زخم، چوت، کٹتے جانے کی شہاد دوا  
اندین کمیکل کمپنی، متوکنا تکمیل یوپی

شکر سکر

جایاں پکیوڑ کے درجہ سکھوں کی جانب ہوتا ہے۔

AUTO REFRACTORY METER AR.850  
فوکریک، کوئی ٹیکس، بائی اندھیکس ریزی یسیں، فیزی

باد و دھوپ کے چیزوں کا خاص مقام۔

ایک بار خدمت کا موقع دیں

آپیشیٹ۔ اے۔ جھن (ٹیک)  
شکر جی کوئی کنے نیک، معتبر کن۔ اطمینان

دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیان اور نامعقول  
کا ہوں اور سرکشی سے منع کرتا ہے (اد) تھوڑی  
تصیعت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت قبول کرو۔  
الصلات انبیاء، کرام کا شعار ہے۔ ارشاد  
قرآنی ہے۔

## اسلامی نظام میں سزا سے کوئی مشتبہ نہیں



ذالقرم محمد لقمان اعظمی ندوی صدر شعبہ اسلام استاد میڈیچر مینسٹ کالج جاہان السعویہ  
ترجمہ: شمس الحق ندوی

سے سفارش کر دیو، (آپ بہایا تائیر ہوا کر)  
آپ الحکم فرمے ہوئے اور تقدیر فرمائی آپ  
نے فرمایا: تم سے بہسلی تو میں اس لیے بر بارہمیں  
کہ جب ان میں سے کوئی معزز آدمی جو ری کرنا تھا  
تو اس کو جھوڑ دیتے تھے۔ اور کوئی کمزور جو ری کرنا  
تحاوی اس پر حد جاری کرتے تھے۔ حد اک خشم اگر  
محمد کی بیٹی فاطمہ بھی جو ری کرتی تو میں اس کا تامہ  
کاٹ دیتا اور حد جاری کرنے میں کوئی رعایت نہ کرتا یا  
حق کو قائم کرنے کے لیے عدل و النصف  
ضوری ہے کہ عدل سے اطمینان و سکون  
کی فضا قائم ہوئی ہے امن پھیلتا ہے۔ اور  
لوگوں کے بیانی تعلقات کو عدل مفہوم کرتا ہے  
ال کے ایسی میل جوں میں توازن و اعتدال پایا  
جاتا ہے ایسی میں باہم بھائی چارگی اور جوڑ کے  
وابحده ایسا حکم کیا جائیں کہ اس کی ریات اور  
نفعیت ہے اس نے تمہارے قرآن کریم کی ریات اور  
اعادیت رسول اللہ علیہ وسلم کو عدل و  
النصاف قائم کرنے کے حکم سے بھری ہے پرانے  
بیساکر کی عدل کو نظر انداز کر دیا جائے،  
یہی وظیلم اور ناصافی سے ڈرائی اور سکتی  
ال تعالیٰ کا ارشاد ہے: "إِنَّ اللَّهَ  
يَا مَنْ يَأْمُلُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ  
كُوْنُواْقَوْمِيْنَ لِلَّهِ شَهِداءِ بالْقُسْطِ وَلَا  
يَعْلَمُنَّكُمْ شَهَادَةُ قَوْمٍ عَلَى أَنْ لَا تَعْدُلُوْا  
وَالْمُغْرِيُّ بِعَلَمِكُمْ بِعَدْكُمْ تَذَكَّرُ وَلَا  
خَدَّأَكُمْ كَوْفَانُ اَوْ حَسَانٌ اَوْ رَشَّةٌ دَارُونَ كَوْلُ خَرْجَيْرَمْ" (باقی م ۲۹ پر)

حضرت مائیتھے سے مردی ہے کہ قریش  
کے لوگ بنو هژرم کی ایک عورت کے بارے  
یہ جو جو ری کی عدالت ہوئی تھی منکر نہ ہوتے  
آپس میں بات کی کہ اس کے سلسلہ میں حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم سے کون سفارش کرے کچھ  
ذکر نہ کیا اس امام بن زید کے علاوہ اس کی  
اور کون ہت کر سکتا ہے وہ آپ کے محبوب  
ہیں۔ چنانچہ حضرت اسماۃؓ نے حضور سے بات کی  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اللہ کے حدد  
قطعت یدہا۔"

اسلام جس عدل کا اعلان کرتا ہے وہ تمام  
لوگوں کے بیانی تعلقات کو عدل مفہوم کرتا ہے  
ال کے ایسی میل جوں میں توازن و اعتدال پایا  
جاتا ہے ایسی میں باہم بھائی چارگی اور جوڑ کے  
نفعیت ہے اس نے تمہارے قرآن کریم کی ریات اور  
نفعیت یہا۔"

حضرت مائیتھے سے مردی ہے کہ قریش  
کے لوگ بنو هژرم کی ایک عورت کے بارے  
یہ جو جو ری کی عدالت ہوئی تھی منکر نہ ہوتے  
آپس میں بات کی کہ اس کے سلسلہ میں حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم سے کون سفارش کرے کچھ  
ذکر نہ کیا اس امام بن زید کے علاوہ اس کی  
اور کون ہت کر سکتا ہے وہ آپ کے محبوب  
ہیں۔ چنانچہ حضرت اسماۃؓ نے حضور سے بات کی  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اللہ کے حدد

لے حددی۔ ۱۵۔ شوالی۔ ۱۵۔ ۱۴۷۶ھ

# حکماں حیات

بیندرہ روزہ

لکھنؤ

جلد نمبر ۳۳

۱۹۹۶ء

۱۰ اگست

مطابق ۲۲ ربیع الاول

شمارہ نمبر ۱۹

فر تعاویں  
سالان ۱۰۰ اروپی  
فی شارہ پانچ روپیے  
بیرونی مالک بھری ڈاک  
ایشانی، یورپی، افریقی وامریکی مالک  
۲۵ روپا  
بیرونی مالک بھری ڈاک  
بھری ڈاک جملہ ۱۰ روپا

مشاورت  
مولانا ناند الحفیظ ندوی - مولانا محمود الازھار ندوی  
مولانا سلام حسین ندوی - مولانا محمد خالد ندوی  
مولانا عبد اللہ حسین ندوی - مولانا محمد ضیوان ندوی  
ڈاکٹر بارون رشید صدیقی

نگران اعلیٰ  
مولانا معدیں الدین ندوی  
مدیر و مستول  
شمس الحق ندوی

اس دائرہ میں اگر شرخ نہیں ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس شمارہ  
پر آپ کا چندہ ختم ہو چکا ہے، لہذا اگر آپ چاہتے ہیں کہ دن و ادب  
کا یہ خادم ندوہ العلام رکن تحریک آپ کی خدمت میں پہنچتا رہے تو سالان  
چندہ بیلخ سورہ پر بذریعہ متنی آرڈر درفتر تحریک حیات کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔

خط و کتابت کا پتہ

میسح تحریک حیات پوسٹ بکس ۹۳۳ ندوہ العلام رکن نو ۰۰۷ ۲۲۶۰۰۷ یوپی  
ڈرافٹ سکریٹری مجلس صحافت و نشریات لکھنؤ کے نام سے بنائیں اور درفتر تحریک حیات کے پتہ  
کوئی اس سے ذفری کا روایتی میں آسانی پر دروازہ کریں۔

پر نظر پاشہ شاہحسین نے پارک ہجہ آفٹ میں طبع کر لے دیا تھا مجلس صحافت و نشریات ندوہ العلام رکن سے شائعہ کیا  
اور جلدی ہوئی۔

حامد

(مولانا سید) محمد رابع حسنی ندوی



# مسلمان ملکوں کی صورت حال قابل فکر لیکن قبل اصلاح

دنیا میں مسلمانوں کی تعداد قابل اطمینان حد تک ہونے کے باوجود ان کے ساتھ متعدد ممالک میں ایسا غیر انسانی برتاؤ کیا جا رہے ہے جس کو سننا بھی تکبیف دہی ہے، اور مسلمان اپنی معتمد بر تعداد کے باوجود اس غیر انسانی برتاؤ کے ازالہ کے لئے کچھ نہیں کر پا رہے ہے میں یا یہ کہنا چاہئے کہ کچھ زیادہ تو جیسی کرو رہے ہیں۔ مسلمانوں کی طرف سے کچھ کرنے یا کر سکنے کے لئے تعداد، طاقت اور سیاسی اثرات کے علاوہ اور بھی دیگر وسائل میں وہ ان کو صحیح طور پر اختیار نہیں کر رہے ہیں، دراصل کچھ کرسکنے کے لئے اقیمت و اکثریت کے بیانات کے علاوہ اخلاقی و دینی بیانوں کی بڑی اہمیت ہے اور ہم مسلمان ایک عرصہ سے ان بیانوں کو اختیار کرنے اور ان کو کام میں لانے سے سخت ہے تو جبی برتنے لگے میں یہی وجہ ہے کہ کسی زمانہ میں اقیمت کے باوجود کامیابیوں کی طرف بڑھتے تھے اور اب تعداد میں بہتر ہونے کے باوجود بچھے بنتے اور گستہ جا رہے ہیں۔

محمدہ اقوام میں مسلمانوں کے ووٹوں کی تعداد بڑی ہے وہ غیر معمولی طور پر افزادہ ہو سکتے ہیں، پھر ان کے ملکوں کے پاس ایسے وسائل ہیں جن کی حاجت ساری دنیا کو جو ہتی ہے اخلاقی اور سیاسی دباؤ ڈالنے کے بھی اچھے ذرائع ہیں لیکن پھر بھی ان سے فائدہ اٹھنے کی طرف تو جو نہیں کی جا رہی ہے، صرف کچھ بیانات اور کسی حد تک مالی امداد یا اتفاق کی جا رہی ہے اس طبقی و جزوہ اخلاقی اور دینی کمزوری ہے جو اس وقت دنیا کے مسلمانوں میں سراہت کر رکھی ہے، خود غرضی دنیا کی محبت، دنیا دی کرتو فرما دنیا دی جاہ و منزالت سے مرغوبیت عام طور پر بھی جکھی ہے۔ یورپ کی عظمت کا احساس ہوں میں کھڑک کے ہوئے ہوئے بھائی سے زیادہ اس شخص سے تعلق ہے جس سے مادی منفعت اور جاہ و عزت کا حصہ ہو۔ ایسے میں دشمن کے مقابلہ میں الگ تعداد زیادہ ہو تو بھی کامیابی اور اثر پذیری مشکل ہے جو جایکر دشمن کے مقابلہ میں تعداد بھی کم ہو۔

مسلمانوں کی تاریخ میں تعداد کی اہمیت بھی نہیں رہی، اخلاقیات، دینی غیرت اور معنوی طاقت کو اولیت رہی اور ان کی فتح و خلکت میں بھی عامل بہ سے بڑا عامل رہا ہے اور جب جب یہ عامل کمزور ہوا ان کو کمزوری لاحق ہوئی اس کے نتیجہ میں مسلمانوں نے کمی جگد عزت، حکومت دونوں کھو دی۔ اسپیں میں اندرس کی حکومت کا کھونا تعداد یا فوجی وسائل کی کمی کی وجہ سے نہیں پیش آیا، وہاں آپس کے تفریق اور بھائی بھائی کی رہائی، جھوٹی چھوٹی ٹولیوں اور ریاستوں میں بٹ جانے، پھر آپس کی ریٹ دوائیوں اور ایک دوسرے کے خلاف سارشیں کرنے اور اس میں دشمنوں کے مدد لینے سے یہ واقوئی پیش آیا اور پھر مصیبت آئے پر..... طافور اور با اثر بھائیوں کی طرف سے بے وحی انتیار کرنے نے خرید اثر دالا۔

اندرس کی شاندار تاریخ کے عہد کا ایک فقرہ اس سلسلے آپ زرے بخشنے کا ہے کہ جب ایک موقع پر اندرس کی مسلمان حکومت کو پہنچو دیوی عیاذی دشمن کے مقابلہ میں سخت دشواری ہوئی تو اس کو مرکش کی مسلمان حکومت سے مدد لینے کا خالہ ہوا، مخیر و لئے کا کر کیسی وہ مدد کرنے کے بعد خود قابض نہ ہو جائے اس پر مسلمان سربراہ حکومت نے آپ زرے بخشنے کے قابل یہ فقرہ کہا کہ "حیا یوں کے زیر اقتدار آجائے سے بھاءے بچے ان کے سور چرانے پر مجبور ہوں۔" اس سے کہیں بہتر ہے کہ مسلمانوں کے زیر اقتدار آجائے پر بھارے بچے ان کے اوٹ چراں...، جنما چرکش کے مسلمانوں سے مدد لی اور کامیابی ملی، اور اندرس کی شاندار تاریخ جاری رہی۔ لیکن پھر اس کے آخری حکمراں عبد اللہ الاجر پر ختم ہوئی جو ایسے برادر حکومتوں سے لڑتے رہے اور آخر میں اپنے حریف بھائی کے مقابلے کے لئے عیاذی حکمراں سے مدد لی اور اس نے مدد کرنے کے بعد عبد اللہ الاجر کو ملک سے درست بردار ہو جانے پر مجبور کیا اور اسی پر اندرس سے مسلمانوں کی صدری کی حکومت ختم ہوئی اور عبد اللہ الاجر نے روتے ہوئے ملک چھوڑا۔

## شرائط اخنسی

- ۱۔ پائچ کاپی سے کم کی اخنسی جاری نہیں کی جاتی۔
- ۲۔ فی کاپی = / را روپے کے حساب سے زر صفات پیشی روانہ نہیں کی جاتی۔
- ۳۔ میشن جوابی خط سے معلوم کریں۔

## نرخ اشتہار

- ۱۔ تعمیر حیات کافی کامل فی سینٹی میٹر = R. 20/-
- ۲۔ میشن تعداد اشاعت کے مطابق ہو گا جو آرڈر دینے پر تھیں ہو گا۔
- ۳۔ اشتہار کی نصف رقم پیشی جمع کرنا ضروری ہے۔

## بیرون ملک نامندے

Mr. TARIQUE HASAN ASKARI Sb.  
P.O.Box No. 842  
MADINA MUNAWWARAH - (K.S.A.)

مدنیہ منورہ

Mr. M. AKRAM NADWI  
O.C.I.S.  
St. CROSS COLLEGE  
Oxford OX1 3TII - U.K.

برطانیہ

Mr. M. YAHYA SALLO NADVI Sb.  
P.O.Box No. 388  
Vereniging  
(S.AFRICA)

سواؤٹھ افریقہ

Mr. ABDUL HAI NADVI Sb.  
P.O.Box No. 10894  
DOHA - QATAR

قطر

Mr. QARI ABDUL HAMEED NADVI Sb.  
P.O.Box No. 12525  
DUBAI - (U.A.E.)

دبئی

Mr. ATAULLAH Sb.  
Sector A-50, Near Sau Quater  
H. No. 109 Town Ship Kaurangi  
KARACHI - 31 (Pakistan)

پاکستان

Dr. A. M. Siddiqui Sb.  
98- Conklin Ave  
Woodmere  
New York 11598 - (U.S.A.)

امریکہ

۱	درس حدیث	ڈاکٹر محمد نعیان اعظمی ندوی
۲	مسلمان ملکوں کی صورت حال	مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی
۳	اجماعی دہن اور قربانی کا فہرست	حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسنی ندوی
۴	یادیار یار بہریاں	مولانا عبدالرشد جباس ندوی
۵	اسلام اور انسانی مذاہب	مولانا سید واعظ رشید ندوی
۶	بنی ہم کی خوشی کے لئے	مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی
۷	نحوۃ العلان نظام و منہاج بیعت (ربوہت)	پروفیسر محمد جبناں ندوی
۸	ترکی کے نئے وزیر اعظم	پروفیسر محمد جبناں ندوی
۹	خیل پرتاب گڈھی	خیل پرتاب گڈھی
۱۰	پروفیسر فرمائیں فاروقی کا انتقال (ناماندہ تعمیر حیات)	ناماندہ تعمیر حیات
۱۱	ادب اسلامی کا بلند پار ترجمان	دادارہ رابطہ ادب اسلامی
۱۲	سفر نگار	سفر نگار
۱۳	عالمی خبریں	میرا شرف ندوی
۱۴	ڈاکٹر ہارون رشید صدیقی	ڈاکٹر ہارون رشید صدیقی
۱۵	علوم و فنون پر اسلام کی جگہ	ڈاکٹر عاد الدین خیل
۱۶	مولانا محمد سعید مجبدی (صوبیاں)	مولانا محمد سعید مجبدی (صوبیاں)

اس بہال کی والدہ نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ  
ملکت جس کو حمہ مردوں کی طرح بجا رکے اب اس  
پر عورتوں کی طرح روتے کیا ہو؟

اصل پر زیر غیرت و نکرے جس سے عزت و ذلت  
کے بیانوں کو صحیح طور پر سمجھنے کی صلاحیت پیدا  
ہو جاتی ہے پھر آدمی اپنے ذاتی اور گردہ مفادات

کو اپنی ملی اخلاقی اور دینی آبرو کے بجانے کے  
لئے قربان کر سکتا ہے۔ اس وقت دنیا میں مسلمانوں  
کے حالات میں عجیب و غریب تضاد ہے، مسلمانوں  
کے ملکوں کی ایک تعداد خوشحال اور ممالی ملکوں  
سے بھروسے، کچھ ملکوں میں آپسی کشمکش کا

دور دودھ بے اور بعض ملکوں میں بیرونی  
طاقوں کی طرف سے کشت و خون کا بازار گرم ہے۔

یہ حالات دراصل ان کی آپسی لڑائی کی  
 وجہ سے بھی ہیں، کہیں خود اسلام کی حفاظت کے  
لئے سخت کشمکش اور جروہ بلکہ قربانیوں کے  
گزرنا پڑتا ہے اور اسلامی شخص کے لئے شدید  
جد و جہد کرنا پڑتا ہے میں جو کمزوری اسہر جگہ

مشترک ہے وہ ذاتی اور گردہ خود غرضی ایجاد  
و اتفاق کے باسے میں کوتاہی گروہ بندیوں اور  
آپس کی کشمکش میں اپنی خاصی طاقتوں کا ضیاع  
ہے اس کی وجہ سے دشمن کو کامیابی کی راہ ملتی

ہے اور اور مقابلہ کی طاقت کمزور ہوتی ہے اور  
منظوموں کی دادرسی نہیں ہو سکتی ہے۔

## حدیث پاک

حضرت میل بن ضعیف سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صدقہ  
نیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت طلب کرے گا  
اللہ تعالیٰ اس کو ضمہدا کے درجے کے پونچا گے۔  
چاہے وہ اپنے بستر پر وفات پائے۔ (صحیح محدث)

## اساندہ کے لئے ٹریننگ کیمپ

مدارس اسلامیہ کے فارغ التحصیل طلبہ کو تدریس کے فرضے آگاہ کرنے اور اسے  
کھلکھل مٹھوں کے لئے ایک بندہ روزہ کیمپ جامعہ اسلامیہ مظفر پور قلندر پور اعظم گڑھ میں قائم کیا  
جاتا ہے۔

اس میں بندہ اعلاء کیا گیا تھا کہ ۱۰۰ رجولاتھے تا ۲۵ رجولاتھے، قائم ہوا کہاگر  
نائزیر مجبور یو اس کے وجہ سے اس کو موخر کرنا پڑا، اگرچہ بہار آسام اور بیرونی سے اساندہ مدارس  
کے درخواستیں آجھے تھیں اور اس پر مدد و حضرات اعظم گڑھ بہوج چکے تھے۔  
ابھے اعلاء کیا جاتا ہے کہ انشا اللہ برزو ز شبہ ۲۴ رائٹ سے شروع ہو کر ۵ ستمبر ۱۹۷۶ء

کے میانے میں بندہ اعلاء کیمپ کے میانے میں بندہ اعلاء کیمپ کے میانے میں بندہ اعلاء کیمپ کے  
معہد تعلیم دار العلوم ندوۃ العلماء اور دینگرا اسانتہ کریم گے۔

واضح رہے کہ اعلاء کیمپ میں صرف دہ اسانتہ اور نے فارغ التحصیل حضراۃ شرکتہ  
رجھے جس کو ابتدائی درجات کھل صرف دخون، ادبے شرذہ نظم، فقد فدواری تک، احادیث  
الصلوۃ یعنی نماز کے قربیں زجاجو، بعض بے حیان اغفاریں  
اوگ اس طرح پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں صاحب!  
قرآن شریف میں تو ہے نماز کے قربی ز جانا "لَا  
نَفْرُدُوا الصَّلَاةَ" اس طرح بدینتی کے ساتھ توہین  
لیں بعین ناداقیت کی وجہ سے مجھے ہیں کہ ان کو  
ہر خطہ کے کام سے بجا یا گیا ہے۔ ان کو جہاں کہے  
ذرا بیخ میں چلے کچھ خطہ مولیٰ مجھے اپنی تجارت کے  
لئے کہتے ہیں "وَلَا تُنْقُضُوا يَمِيدَ يَكُمُ الْتَّهْلِكَةَ"  
قرآن شریف میں ہے اپنے باندھوں پلاکت میں نہ  
بڑو، کوئی کام ایسا نہ کرو، جان بوجھ کر جس میں تہیں  
نفصال پہنچے، حالانکہ اس آئیتے اس کا کوئی  
تعلق ہی نہیں۔ بلکہ اس آئیت کا تقاضا بالکل اس کے  
برخلاف ہے چنانچہ سیدنا ابوالیوب النصاری رضی اللہ  
کو چھٹی ملتی ہے، استاد کو چھٹی ملتی ہے، ہم بھی چھٹی  
تو ہمی عنانے ایک موقع پر ایسا ہی سنا تھا۔ فرمایا  
لے لیں۔ لب کے خیال آنا تھا کہ یہ آئیت نازل ہوئی  
چاہے اگر ہر شخص صرف اپنے اپنے تقاضوں کو دیکھنے  
باشے میں نازل ہوئی تھی اس کی تفسیر تو ہمے  
منظوم پور قلندر پور، اعظم گڑھ ۔۔۔ پن کوڈ۔ 276307

۳۔ ہر روز ایک سبق پڑھا کر طریقی تدریس کا عملی نمونہ

۴۔ اسی روز شام کو ان اسباق کا اعادہ طلب کریں گے

۵۔ طلبہ کے پڑھائے ہوئے اسباق پر استاد تربیت کا تبصرہ۔

شوكت کے امید دار حضرات اس پتہ پر درخواست بھیج سکتے ہیں۔

ہفتہم جامعہ اسلامیہ

## اجتمائی ذکر قرآن داشتہ کا حصہ

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی

دیکھتے کہ باتیں بہت سی ہیں لیکن اس وقت تم  
بچھو، تم کیا جاؤ، قصر ہے کہ جب اسلام مدین

یہ احمد اور ضروری بات کہیں گے کہ آپ اپنے ذہن کو  
میں آیاں ہم و رحمہ کوئی اس کا ساتھ دیتے والا زخم

اجتمائی بنا یہ صرف اپنے مفاد کو سوچنا کہ ہیں فائدہ  
تو ہم انصار پول نے اس کا ساتھ دیا اور اپنی جان

ہو جائے دین پر کچھ گزر جائے، ملت پر جو کچھ گزر جائے  
وہاں کے ساتھ دیا اور اپنے تقاضوں سے انکھیں بند

کر لیں اس ہر وقت اسلام کے لئے جان، تسلی پر لئے  
بہو چاہیے دیکھئے تو قرآن خریف میں آٹھتے نہ لہ

بچھتے تھے میدان جنگ میں کچھ جائے توہاں تسلی  
کے میدان میں کہا جائے توہاں اور ماں خرجن کرنے  
بلاکت میں نہ پڑو۔ اس کو بہت سے لوگ لیے پڑھ

فرماتے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ  
کو کہا جائے تو ہم حاضر عرض کر ہم نے پھر گزدیکھا  
لیتے ہیں جیسے "وَلَا تُقْرِبُوا الصَّلَاةَ، وَلَا تُقْرِبُوا  
الصَّلَاةَ" یعنی نماز کے قربیں زجاجو، بعض بے حیان اغفاریں  
کیا جائے، ہماری دوکانوں کا کیا حال ہے کچھ عرض  
لوگ اس طرح پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں صاحب!

قرآن شریف میں تو ہے نماز کے قربی ز جانا "لَا  
نَفْرُدُوا الصَّلَاةَ" اس طرح بدینتی کے ساتھ توہین  
ایسا گھرا ہوا اور میدان میں نہتا اور بے یار و مددگار  
لیں بعین ناداقیت کی وجہ سے مجھے ہیں کہ ان کو

ہر خطہ کے کام سے بجا یا گیا ہے۔ ان کو جہاں کہے  
ذرا بیخ میں چلے کچھ خطہ مولیٰ مجھے اپنی تجارت کے  
تجارتیں ماند پر لگی ہیں، کہا بazarی میں ہم بتلا  
ہو گئے ہیں، دوکانوں کے دیوارے تکنے لگے ہیں،

قرآن شریف میں ہے اپنے باندھوں پلاکت میں نہ  
بڑو، کوئی کام ایسا نہ کرو، جان بوجھ کر جس میں تہیں  
نفصال پہنچے، حالانکہ اس آئیتے اس کا کوئی  
ستقل آزادی یا مستقل چھٹی نہیں، بلکہ تھوڑے

تعلق ہی نہیں۔ بلکہ اس آئیت کا تقاضا بالکل اس کے  
دن کی چھٹی لے لیں، سپاہی کو چھٹی ملتی ہے، طاری میں  
برخلاف ہے چنانچہ سیدنا ابوالیوب النصاری رضی اللہ

کو چھٹی ملتی ہے، استاد کو چھٹی ملتی ہے، ہم بھی چھٹی  
تو ہمی عنانے ایک موقع پر ایسا ہی سنا تھا۔ فرمایا  
لے لیں۔ لب کے خیال آنا تھا کہ یہ آئیت نازل ہوئی  
چاہے اگر ہر شخص صرف اپنے اپنے تقاضوں کو دیکھنے  
باشے میں نازل ہوئی تھی اس کی تفسیر تو ہمے

# یادداشت مبان

ترے جواہر طرف کلہ کو کیا دیکھیں  
ہم اونچ طایحِ فعل و گہر کو دیکھتے ہیں  
پروفیسر فاروقی مرحوم نے ذاکر صاحب کی  
سوائی "شہید حبتو" لکھی ہے، یہ کتاب لکھ کر  
فاروقی صاحب نے ۱۹۵۸ کا رنامہ انجام دیا جو

مریض کی سوانح حیات جادید مکمل کر مولانا حامی نے

مولانا عبد الله عباس نددی  
اے جولانی کو خیر ملار کر کل رسویہ فی المکہ

اور حیات شبیلی لکھ کر مولانا سید سلیمان ندوی نے انجام دیا ہے۔ فاروقی صاحب کی شخصیت پر ذکر صاحب کی تھی، وہ ذاکر صاحب کے صرف مرتبہ ستاس یا مدارج نہیں تھے بلکہ ان کی زندگی کو اقبال کے تصویر مردموسن کا آئینہ بیان اور نور نبھی باور کرتے تھے اذ اکر صاحب کی سیرت کا اس بہلوے ساتھ ہونا فاروقی صاحب کی وسعت قلب و نظر کی دلیل ہے، پروفیسر فاروقی ذاکر صاحب کے بعد مولانا ابوالکلام آزاد کی بلندی افکار اور سیاسی بصیرت کے قائل ہی نہیں بلکہ معتقد و معرفت تھے، مولانا آزاد پر ان کا مخصوص "مولانا آزاد ایک آزاد راجح" فاروقی صاحب کے جذبات عقیدت کا ترجیح ہے۔

پروفیسر ضیاء الحسن فاروقی کے علمی کارناموں ادنی خدمات احباب الوطنی اور دنیوی رجھات پر بخشنے والے بحثتے رہیں گے۔ ان کے مرتبہ ستاس احباب مختلف انداز میں خراج عقیدت پیش کریں گے، وہ بزمی (دار المصنفین) اور مجلس تحقیقات کے رکن تھے اور اس کے علاوہ متعدد کمیٹیوں اور مجلسوں کے ممبر تھے، معارف اعظم لڑکی مجلس ادارت کے رکن تھے، ایک مدت تک ماہنامہ جامعہ کی ادارت کر چکے تھے، جامعہ ملیہ کے پروفیسر تھے اور ایک عصر کے لشکن اپنا کامضی بھی ان کے سپرد تھا۔ مترجمے بیری و قافت اور سیاز مندی کی عمر بہت طویل نہیں ہے، لیکن جب سے قرب دیگانگے کے لمحات سیسا رہوئے وہ "دل نت گزار" کو سیراب رکھنے کے لئے کافی تھے۔

اگر بولا ہی و ببری رہ سب و بیس سیاہ اس صاحب فاروقی زمین اولاد کر بیٹھ کر لے سو گے یعنی رات بہت نئے جائے صبح ہوئی آنام کیا ان کی حیات فانی کے محمد و دلمحات ختم ہوئے اور وہ حیات ابدی کے لامی و دیوان میں داخل ہو گئے، زندگی بھر کے لیکے سافر کو بیند آگئی۔

زندگی اور بوت کے دریان فاصلہ ایک پل کا ہوتا ہے تو تعجب کی کیا بات ہے کہ ابھی اسی ماہ کی ۱۸۰ کو مجلس تحقیقات و نشریات اسلام کی سالانہ مجلس علمی شرکت کے لئے اکٹے تھے، اپنی ایک کتاب کا ایک سخن عنایت فرمایا جس پر دستخط کی ہجھے تاریخ ان کے قلم سے ثبت ہے، کتاب "ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب کے منتخب و پسندیدہ اشعار کا

جو عہدے۔ فاروقی صاحب جنے اس کو شرح و ترجمہ کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ کتاب کا نام نگارِ معنی رکھا ہے جس کے میں اسطورہ میں خود ان کے ذوق کے ذکر صاحب کی عظمت کردارے آکا ہوا۔ یوں ذکر صاحب سے الگ سر کی اس احادیث و اقوف نجاشیہ میں مرحوم زکھم رہ خانہ اس کے آخر ہے۔

مرحوم عزیز سے امراض کے شکار تھے، اور مرض کا بوجہ اتنا تھا کہ جلسوں میں شرکت کرتے، اعزیزوں اور دوستوں کی ملاقات کے لئے آتے جاتے رہے۔ بوت دبے باذن تو نہیں مگر تھے اس کے جلنے والے خال خال لوگ ہوں گے اگر ادفار و قی اپنے پدر بزرگوار کے اس چھوڑے ایسا بھائی تھا کہ اس کا شخچہ = حمد کر لے

فاروقی صاحب نے ان ہی حکیت بس لئے ہے وہ جو شاعر کی نوید لے کر آئی، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کام تو محل بری ہے۔

میرزا فتح علی شاہ کے بھائی میرزا علی شاہ کا اعلیٰ ذوق رکھتے تھے، انگریزی بھی شناور اور طرح اجاگر کیا کہ افتیار شخص کب اٹھا کر صد حبوبیہ کا  
دوش وقت سحر از عصر بخادا تم دادم  
داندرالا نظلت شب آب حیاتم داند  
منصب ان کے لئے جس قدر باعث سرفرازی تھا اس سخن خود اس  
منصب کو داکر صاحب سے سرفرازی ملی اسی کو کہتے یکساہی ہوتا ہے۔  
باتی ٹھہر

ادارہ کے متعلق نہیں کہتا، الحمد للہ ادارہ کے متعلق  
بچنے کے لئے یہ جلد ہو اہی نہیں اور جو مدرسہ کا ہم  
ہو رہا ہے۔ تعارف اور دینی خدمات وہ الگ، لیکن  
یہاں یہ نہیں ہے کہ فلاں ادارہ اور فلاں چراغ بچے  
رہا ہے ہم یہ کہتے ہیں کہ دین کا تقاضا ہے ہم یہ کہتے ہیں  
اپنے اپنے علاوہ کی خبر لیجھے، اپنی اپنی جگہ کی مسجدوں  
کی خبر لیجھے، مدرسوں کی خبر لیجھے، اپنی اپنی جگہ کی دینی  
تعلیم کی خبر لیجھے، اپنی اپنی جگہ کے مسلمانوں کی عادتوں  
اور ان کے برعے اخلاق کی خبر لیجھے، جن کی وجہ سے  
رحمت الہی رکی کھڑی ہے، گلگولہ رکھتا تی کھڑی ہے  
لیکن بستی نہیں کہ مسلمانوں میں تو یہ عیب ہیں مسلمانوں  
میں تو یہ جرائم ہیں، ان ان چیزوں کے مرکب ہو رہے  
ہیں، ان چیزوں کی خبر لیجھے، یہ دین کا اجتماعی تقاضا  
اگر آئے یہ طاری نہ ہوا تو ہندوستان جیسے ملک

بڑے سے بڑا مصلح اپنی پوری زندگی صرف کر دے  
کوئی اثر نہیں ہوتا، یہ ذہنیت ہمارے ملک میں پیدا  
ہو رہی ہے اور موجود ہے کسی کو کسی سے کوئی مطلب  
نہیں رہا، بس اپنا مغاذدیکھنا، اپنی خوشحالی کی اپنے  
گھر کی، کار و بار کی، ترقی اور کامیابی کے سوا کسی چیز سے  
دیپسی نہیں، ساری دقت اس وجہ سے پیش آ رہی  
ہے کہ ذہن اجتماعی اور ملی نہیں ہے بلکہ ذہن الفرادی  
ہے، ذہن بالکل شخصی ہے ایک تو اس کی اصلاح ہونی  
چاہئے کہ مدت کے مسائل اور دین کے تقاضوں کا دادہ  
آپ اپنے دل میں پیدا کریں۔ اگر یہ نہیں ہے تو پھر  
بہت بڑا خطرہ ہے، زکوئی انجمن کچھ کر سکتی ہے زکوئی  
ادارہ کچھ کر سکتا ہے اور زکوئی اعلیٰ سے اعلیٰ مصنف  
اور واعظ اور مفرکچھ کر سکتا ہے۔ خدا کرے آپ  
آنی بات سے آگے کی بات کچھ گئے ہوں۔

(ما خود از رودادیم)

بُقْتَه : - يَادِيَارِ مُهَمَّهْرَ بَان



نعم رحمات

ایپھی نئی فلورس کو عالمگیر  
حالات سے باخبر رکھنے کی  
تغیریات کے مطالعہ کی ترقی  
دیکھئے

پھر کر سکتی ہے ز جامع از بر جیسا ادارہ کچھ کر سکتا  
ہے جس کا اگر آپ کو بجٹ اور اس کی شان و شوکت  
ابوالحسن علی حسنی ندوی مددظار کے دست گرفتہ اور  
حلوم ہو اور اس کے شیخ کے اختیارات اور ان  
آن خواہ آ کہ معلم ہو تو آپ حسانہ حاصل، صحیح۔ افہم۔

یا کسی ملک کے صدر جمہوریہ کی وہ شان ہوگی وہ  
خواہ ہوگی، لیکن وہ کچھ نہیں کر سکتے، اگر اجتماعی  
ذہن نہ ہو تو کونی کچھ نہیں کر سکتا، کسی کو کونی دلپی  
ہی نہیں ہے، سب اپنے اپنے کچھی پڑے ہوئے ہیں  
کہ ہماری اولاد بڑھ جائے اور جلدی سے کام ہے  
لگ جائے، اور جلدی سے بڑی آسامی اس کو مل جائے  
اس کے علاوہ کسی چیز سے کونی دلپی ہی نہیں ہے،  
یر بہت خطرناک ذہنیت ہے، اس ذہنیت نے  
تو ہوں کے چراغ ٹھیک کر دیئے ہیں، جہاں یہ ذہنیت  
طاری ہوئی وہاں کوئی سرچنگ کر رہ جائے گوئے  
جائے گی، مگر ایک رحمت حق ہے جو ہمیشہ ان کو



## بُنیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی خوشی کیلے

غیر کیا ہوا، فرمایا۔ یا آبا عمر مخالف فیروز  
آپ کو کوئی بورڈجی خورت راستہ میں روک لیتی اور  
اپنی بات کہتی۔ ہمی آپ سننے رہتے اور اس کا دل  
چھوڑ کر تھا آپ پر غصہ کے ساتھ چھوڑتے تو ان سے اس  
دشمن کی بات کرتے، ایک مرتبہ ایک بورڈجی  
خورت نے آپ سے جنت میں جانے کی دعا کی دفعہ  
گل اور لوگ آپ کے درپیان اڑاکنے آپ اگر پہلے جیتے  
وقریش میں آپ سے زیادہ پسندیدہ اور محترم  
شخص کوئی اور نہ ہوتا، آپ قریش کے باختہ  
کی طرح ہو جاتے اور آپ کو دنیاوی دعائی  
کی اجازت کے بعد جاری ہری اور میدان جنگ  
انہا درجہ کی حاصل ہوتی۔ آپ جو کہتے قریش اسکو  
میں آئی آپ پر شمن حل آور ہوتا آپ کے نئے  
بجالتے، آپ کے سب اپنی نکاحیں قریش  
وطن مدینہ پر چڑھائی کرتا آپ مقابلہ کرتے اور  
راہ کرتے، لیکن خدا کو آپ سے دعوت داصل  
بہادری کا ثبوت دیتے، یہ سب حق کے نئے تھا  
کا کام لینا تھا آپ کو حکم دا کر قوم کے تقدیر دل اور  
ذہبی عادتوں کی جو بکری ہوئی مٹھلیں پل رہیں  
پھر ان کی اصلاح کا پیمانہ مسلم اس دنیا میں جب  
رسالت کی ذمہ داری اٹھائی اور مدد میں کی۔ اسالہ مدت  
میں بھی قربانی اور مدد میں کی۔ اسالہ مدت  
کی میں تھیں اونٹ کا بچہ دوس گا، وہ کئے لگا  
یا رسول اللہ پھر سے میرا کام نہ چل گا، آپ نے  
تیار ہو گئے آپ کو آرام مطلوب نہ تھا اس کو ان اس  
کی خیر خواہی مطلوب تھی اچنچھے عادات کا لفڑان  
اثاہہ زبردست تھا، آپ کو امانت دار اور  
نیک کردار کرنے والے اور سرزنش دائرہ میں پکار  
دیے بگٹھ کے، میں جو تعریف کرتے تھے اب براہما  
کرنے لگا، پہلے آنکھوں میں بھلنے کے تیار  
ہتھی تھے، اب تھرمارنے لگے، عزت کر یوں  
ذاق اڈنے لگا، لگنگی اور کچھر ڈنے لگا، آپ  
نے یہ سب بھیلا اور پیمانہ مدد اندی سنتے ہے  
حق دن انسنت کے لئے حکم الہی کی بجا اور یہی کی ہے  
سب برداشت کرتے، جواب من دیتے، ہبہ آزمایا  
محالہ تھا، یہنکن آپ نے عظیم صبرت کام یا، برداشت  
کھر کے ایک عام فرد، اپنے اصحاب درفقا میں  
ان کے احسانات وجہ بات کا خال رکھنے والے  
قائل برداشت کر دے، جواب من دد، مخالفت کے  
باد جو دنیکی کی تلقین کرتے اور حق کا پیمانہ پہنچاتے  
دیساست، سچ دیگر اور وکر محالات کی ذمہ داریا  
آپ کی بہت بڑھ گئیں، اس وقت آپ نے کی  
کرد، آپوں کے ساتھ شفقت درعایت کا یہ عال  
تھا کہ ایک پچھا اور عمر خا اس کے پاس ایک چڑی تھی  
جو مرگ تھی، آپ اس سے ملے تو اسے دوں  
پڑا، بالآخر خدا کی طرف سے اجازت مل کر بہت

اد رسادہ ملزکی زندگی گزاری، نہ آسمیں دلتندی کی  
کا افیار تھا اور نہ شان و عظمت کا دکھاوا بلکہ دافع تھے کہ  
آپ کو زندگی کی بہت صعبوں میں برداشت کرنا پڑیں  
میں جھیلنا پڑیں، اور یہ سب دعوت حق  
کو عام کرنے کے لئے، اللہ کا پیمانہ پہنچانے کیلئے  
ان اس کے ساتھ ہمدردی اور خواہی کرنے کے لئے  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طبیہ شریعت  
وگوں کی زندگی شریعت اسلامی کے ساتھ میں  
دھلی۔ اگر ایسا نہیں ہوا تو پھر اس کا مطلب ہے کہ  
دوسرے کو آزادم پہنچاتے غربیوں کی مدد کرتے  
ہی سب ساتھ برابری اور اخلاق کے ساتھ پیش کرتے  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں جب  
تشریف لائے تو پیدا ہونے سے قبل اور پیدا ہونے  
کے چند سال بعد والد والدہ کی شفقوں سے محرومی  
برداشت کرنی پڑی، ذرا بڑے ہوئے تو شفیق  
آپ کے امیتیوں کا عمل ممکن نہیں یا بہت ہی مشکل  
داد بھی نہ رہے، صرف چچا کی ہمدردی و خفقت  
باقی رہی یہنکن چچا کو غربت کا سامنا تھا۔ لہذا آپ  
کو بھی غربت کا سامنا کرنا ہوا ایسی پھر غربت  
دہری دشواری، آپ کچھ بڑے ہوئے تو میں جن  
لحاظ سے اپنے پیروں پر کھڑے ہوئے کا تدبیری  
سے ان کو سبق ملتا ہوا، پاں چک دیک، ذوق  
دپسندی کی باتیں، خوشک جان تو ہوتا ہے، ایک  
ان سے فائدہ پہنچنے کی طرف دھیان دینے کی  
ضرورت ہے۔ اگر اس سب میں حیات طبیہ مبارک  
کی علی روح بیان کی جاتی اور حیات طبیہ کا مقصد  
چھکا نظر آتا تو زندگیوں کو روشن کر دیتا اور اعمال  
دین کے معاملات کا ہم خواہ دنیا کے معاملات کی،  
یہنکن افسوس ہے کہ مسلمانوں کی توجہ بھی فتنہ ہمہت  
کم ہے، زیج الadol آتائے، سیرت النبی کے جلوں  
کی سرفی آجاتی ہے۔ یہ بھی بہت باراں ہیں اور  
حضرت کرنا چاہیں۔ یہنکن اس بات کی نکجی بہت  
ضروری ہے کہ ان جلوں سے سچ فائدہ اٹھایا جائے  
شہزاد کرنے والوں کی اخلاقیات درست ہوں اور  
وہ ان سے سیکھیں اور پیشواں کی توجہ اس مسلم  
میں یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کتنے لوگوں کی زندگی

بہت محبت و شفقت کرتے تھے، حضرت علیؑ کا بھی  
بہت خیال فرماتے تھے، ایک بار حضرت علیؑ کو حضرت  
فاطمہؓ سے کچھ ناگواری ہوئی، جسی شوہر دبیوی کے دینا  
کبھی کبھی ہو جاتی ہے، حضرت علیؑ جد میں جا کر لیٹ  
گئے آپ کو معلوم ہوا تو خود منانے تشریف لے گئے  
حالانکہ حضرت علیؑ آپ سے بہت چھوٹے تھے، آپ نے ان  
کی پر درشنا پیش سے کی تھی لیکن آپ نے ان کو محبت کے  
ساتھ جگایا، فرمایا اورے تمہارے جسم میں مشی بھر گئی  
ہے اٹھواؤ کوئی غصہ نہیں کیا اور نہ اپنی صاحبزادی  
کی طرفداری میں ان کو سخت بات کی، آپ بات کرنے  
والے کی بات اخلاق و ہمدردی کے ساتھ سنتے تھے وہ  
کچھ مانگتا ہو اور وہ چیز ہوتی تو ضرور دیتے تھے خواہ  
خود کو تکلیف ہو جائے، ایک مرتبہ ایک نئی شال  
آپ کے پاس آئی، کسی نے مانگ یا آپ نے اسی وقت  
اس کو دے دیا حالانکہ آپ کی ضرورت کی تھی اور  
جب مانگنے والے کو دینے کے لئے آپ کے پاس کچھ  
نہ ہوتا تو نرم کلامی اور ہمدردی کے ساتھ اسکو اپ  
کرتے آپ اپنے صحابہ میں یوں گھل مل کر رہتے اور  
بات کرتے کہ نہ جانے والوں کو پریشانی ہو جاتی کہ  
مجمع میں کون رسول اللہؐ میں، بھرت مدینہ کے موقع  
پر جب قاچیخے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو آپ  
کے ساتھ دیکھنے والے نہ کہہ سکے کہ ان میں کون رسول اللہؐ  
میں جب دھوپ بڑھی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ  
نے چادر سے دھوپ کی آڑ کر دی، تب لوگوں کو  
مسلم ہوا کہ رسول اللہؐ وہ ہوں گے جن پر دھوپ  
کی وجہ سے چادر تانی کی۔

حضرت علیؑ مسندوں کی مدد میں اس قدر ڈھنے  
کے باوجود انتقامی طریقہ نہیں اختار کی  
گئی جاتا اور رمضان میں عبادت اور غربجیوں کی  
مداد اپنے انتہا کو پہنچ جاتی، ایک مرتبہ ایک صحابیؓ  
نے کہا کہ یا رسول اللہؑ آپ عبادت میں اتنا کیوں اپنے  
کو کمپاتے ہیں، آپ کے انکے پھیل گناہ سب اللہ تعالیٰ  
نے معاف کر دیتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ کیا میں خدا  
کا شکر گزر بندہ نہ ہوں، وسیع القاب اتنے تھے  
کہ مکر میں تیرہ سال سخت تکلیف دینے جانے کے  
باوجود جب مکہ پر آپ کا غلبہ ہوا اور آپ فاتحہ نام  
شہر میں داخل ہوتے اور دھلوگ سامنے آئے جیوں  
نے آپ کو تکلیف پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ دی  
تھی، سازش کر کے رات میں قتل کر دینے کی بھی  
تدبر کی تھی، آپ نے فرمایا جاؤ تم سب آزاد ہو  
میں انتقام نہیں لیتا، دس سال مکہ میں ایذا رہتے  
جانے کے بعد طائف تشریف لے گئے تھے کہ وہاں کوئی  
با اثر شیخ قبلہ اگر آپ کی بات کو قبول کر لے تو اس  
سے مکہ میں آپ کو تقویت حفاظت مل سکے گی، لیکن  
دہار کے سردار دن نے نکہ کے سرداروں کا ساہی  
ردمیہ اپنا لیا، آپ کو شہر سے نکال دیا، ادباش  
رٹ کے سچے لگا دیتے جو پتھر مارتے تھے آپ کی اس  
کسی پھر سی اور بے بسی پر درگاہ کو بہت رحم آیا  
اس نے فرشتہ بھیجا کہ آپ کہیں تو ان طائف والوں  
کے ادپران کے دلوں جانب کے پہاڑوں کو  
ملادیا جائے اور ان کا فاتحہ کر دیا جائے، آپ راضی  
نہ ہوئے اور فرمایا کہ اگر یہ بات نہیں مانتے تو کیا  
محب ہے کہ ان کے بعد آئے دالی نسل بات مان  
لے، اور مسلمان ہو جائے اور سخت تکلیف اچھے  
کے باوجود انتقامی طریقہ نہیں اختار کی  
وہ مرنے اڑتے رہے۔

حضر در تکنندوں کی مدد میں اس قدر بڑھے  
ہوئے تھے کہ اس کی مثال نہیں ملتی اس کے ساتھ  
ساتھ اپنے رب کی عبادت اور خوشنودی کے لئے  
جو زیادہ سے زیادہ ہو سکتا تھا کرتے تھے، رات  
کو تہجد اتنی دیر تک پڑھتے کہ پیر دن میں درم آجاتا  
نفل روزے اتنے رکھتے کہ بعض وقت ایک ایک ہمینہ  
کے باوجود انتقامی طریقہ نہیں اختیار کیا  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام بمحیثت بنی اسرائیل  
بہت اونچا ہے، لیکن اسی کے ساتھ بمحیثت ان  
کے اخلاق، محبت، ہمدردی، ان ان لوازی  
خوش اخلاقی، خاکاری، تواضع، مہمان دار،  
غربا و پر دری، مصیب زدود کے ساتھ ہمدرد

تعییر دیا ت مکمل

کبھی اپنے کسی کام کرنے والے کو اسکی غلطی پر نارا  
نہیں، اپنے کسی صاحبی کی کسی غلطی پر دانتا نہیں  
ہاں اگر اسلام اور دین کے معاملہ میں کوئی غلطی  
کرتا تو آپ بہت ناراضی ہوتے، ایک مرتبہ آپ  
اپنے آخر، زمانہ میں یہ فرمائے تھے کہ دیکھو اگر کسی  
کو بھت سے کوئی املاکیہ پڑھوئی رہے، میری طرف سے  
اُس کے ساتھ کوئی زیادتی ہو گئی تو قودھ اسی کا  
اسی زندگی میں ایسے۔ آشتہ پرمذ اخبار کھے  
اس پر ایک صاحبی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ علیہ  
ایک مرتبہ آپ کا کوڑا میری پڑھو پر لگائی تھا،  
پر آپ نے اپنی پڑھ کھول دی، کہ اس پر کوڑا  
وہ صاحبی کوڑا کیا مارتے پہنچئے اور مبارک پر  
کو چوم یا، اپنے رفقاء کے ساتھ اتنے با اخلاق  
کہ کوئی فائدہ کی بات ہوتی تو اپنے ساقی کو تزہ  
دیتے، آگے بڑھاتے، ذمہ داری اور مشقت  
بات ہوتی تو خود آگے آتے، اپنے انلان فرمائی  
کہ انتقال کرنے والا جائیداد چھوڑ جائے تو  
اس کے دارثوں کی ہے اور اگر قرضہ چھوڑ جائے  
ہسلی اور ایگی میرے ذمہ ہے، آپ کی صاحبی  
حضرت فاطمہ آپ کی بہت چھیتی بڑی قیں، ہمیں  
ساتھ رہتی تھیں، دوسرا صاحبزادیوں کی طرح  
شوہر دل کے ساتھ علیحدہ نہیں رہیں، یونکہ ان  
شوہر حضرت علیؑ کو آپ نے اپنے بیٹے کی طرح  
تحا پھر داماد بنایا، وہ ساتھ میں رہتے تھے لیکر  
کوچھی ہونے کے باوجود، آپ نے ان کو دوسرے  
نہیں عطا کی، نہ ایسا انتظام فرمایا کہ وہ کسی  
کو رکھ سکیں، وہ گھر کا سارا کام اور شوہر کی فہرست  
اپنے ہاتھوں سے کرتی تھیں، پانی بھی خود بھر کر  
تھیں، آپ نے ان کو کوئی خادم یا خادمه مہیا  
خادم اور خادمائیں آتی تھیں اور آپ دوسرے  
دینے تھے، حضرت فاطمہؓ نے عرض بھی کیا اسے  
کچھ پڑھنے کو بتایا اگر خادمہ نہیں دیا، حالانکہ

آپ اپنے اہل فانز کے لئے اس طرح اخلاق مجبت  
کا برقرار کرتے، جیسا شوہر کو بیوی کے ساتھ کرنا  
چاہئے، بھی ہونے کی بنا پر اس سے برتری کے  
ظرف پر معاملہ کرتے، بیوی کے اس دخوشی کا ناظر  
رکھتے، ایک مرتبہ کچھ جبشی جنگجو اپنے مالک کے  
جنگی کرتب آپ کے مکان کے سامنے دکھا رہے تھے  
آپ نے اپنی اہلیہ کو بھی دکھایا، بلکہ در داڑھ پر  
کھڑے ہو کر آڑ بنا دی اور اپنے کانڈھ کے ریچ  
سے ان کو دیکھنے کا موقع دیا، آپ ایک بازپھوں  
کو پیار کر رہے تھے، ایک صاحبی کو تعجب ہوا کہ آپ  
بھی جیسے بادقار منصب پر ہونے کے باوجود یہ عام  
لوگوں کا جیسا معاملہ کر رہے ہیں، لیکن آپ نے فرمایا  
کہ یہ رحم و شفقت کا جذہ یہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے  
ان انوں کے دلوں میں رکھا ہے اسکو دبانا نہ چاہئے  
آپ کے ایک نواسہ کا انتقال ہوا تھا جو نچھے تھا،  
آپ کی صاحبزادی نے آپ کو بلوایا، آپ تشریف  
لائے نچھے کو گودیں لیا، آپ کی آنکھوں میں آنون  
آگئے، خود آپ کے صاحبزادہ کا بھی انتقال ہوا  
آپ نے اپنے جذبات غم کو اپنے آنسو سے ظاہر کیا  
اور فرمایا کہ میرا دل بڑا غمزد ہوا، مت کے موقع  
پر مسٹر کا بھی انہمار ہوتا تھا، ایک غزدہ میں فتح  
کے موقع پر حضرت جعفرؑ جو آپ کے چیازاد بھائی  
تھے اور آپ کو ان سے تعلق بھی بہت تھا، بھر جب شہ  
میں ایک عرصہ رہتے کے بعد آئے تو آپ نے مرت  
کی کیغیت کے ساتھ فرمایا کہ میرے لئے یہ کہنا مشکل  
ہے کہ مجھے اس جنگ میں فتح سے خوشی زیادہ ہوئی  
یا جعفر کے آئے سے خوشی زیادہ ہوئی۔

آپ اپنے رشته داروں سے مجبت کے ساتھ  
ساتھ تمام صاحبیت سے بلکہ تمام ان انوں کے ساتھ بھی  
ہمدردی اور مجبت اور رہاداری کا برقرار فرماتے  
کبھی اپنی ذات کے لئے کسی پر غصہ نہ کرتے خواہ  
دینے تھے، حضرت فاطمہؓ نے عرض بھی کیا اسے  
کچھ پڑھنے کو بتایا اگر خادمہ نہیں دیا، حالانکہ

ذات پات، سماجی پوزیشن اور رہاداری عادتوں  
کے فرق کی بنیاد پر ان انوں کے درمیان فرق نہیں  
کی جاتا، چنانچہ آپنے اپنی ازدواج مطہرات میں اپنے  
معزز فانز ان کی اور دیگر خاندانوں کی بھی بیویاں  
شامل کیں، آپنے نو مسلم خاتون کو بھی داخلِ زوجیت  
کیا، باندی بن کر آنے والی خاتون کو بھی آزاد کر کے  
داخلِ زوجیت کیا، اپنے مبنی کی مطلقة کو بھی شامل  
کیا جو کہ عرب کے معاشرے میں غلط سمجھا جاتا تھا  
لیکن فلکہ علم آیا کہ مبنی کو بیٹھ کی طرح نہ سمجھا جائے اور  
اس کو بیٹھ کے حقوق بھی نہ دیئے جائیں، چنانچہ آپ  
نے عرب معاشرے کے مبنی کے غلط روایج کو توڑا  
آپ نے ایسی شادیاں بھی کیں جنہیں تعلق والوں  
کی دلداری مقصود تھی، ایسی بھی شادی کو حصہ  
سے غلط روایج کو باطل کرنا تھا، ایسی بھی کی جیسی  
دوسروں کی خدمات و تعلق کا صلہ تھا، پھر ان  
سے کے درمیان ایسا انصاف اور برابری کا برقرار  
یا کہ جو اپنی تظیر آپ ہے، اپنی پنڈ کو باعث  
ترویج نہیں بنایا، مدینہ منورہ میں فدک دخیرہ  
میں آپ کو کچھ جائز ادعیا صل ہو گئی تھی، فصل پر  
اس کا غلاد آتا تو آپ وہ برابر اپنی تمام ازدواج  
مطہرات میں تقسیم کر کے ہر ایک کو اسکے حصہ کا  
مالک بنادیتے تھے، آپ اپنے دلوں اور راتوں  
کو ازدواج مطہرات میں برابری کے ساتھ تقسیم  
کرتے تھے اور اس میں ہر ایک کا حق پورا ادا  
کرتے تھے اور جب آپ کا آخری مرض ہوا تو  
بیماری کے تھاں سے آپ نے ایک ہی گھر میں رہ  
کر علاج کرانا مناسب سمجھا، لیکن آپ نے اپنی  
ازدواج مطہرات سے اس کی اجازت لی، جب  
اجازت مل گئی تو آپنے اس پر ممل کیا، جب آپ  
سفروں میں جاتے تو کسی ایک بیوی کو ساتھ لے  
جائتے اور ایسے میں خود اپنی مرضی و پنڈ سے انتساب  
نہ کرتے بلکہ قرعدہ ڈلتے ہیں کام حکمتا اسکو لے جاتے  
آپ کا کیا ہی نعمان ہوا اور اذیت یہوئی، آپنے

# ندوہ العلماء نظام و منہاج کی مقبولیت

سال گذشتہ کی سپورٹ

جناب صدر مختارم - ارائیں مختارم مجلس انتظامیۃ

ہندوستان میں چھوٹے بڑے مدارسے ایک ہوئے  
کے قرب ہو گئے ہیں جنہوں نے ندوہ العلماء کے  
تعلیمی نظام کو اپنا یا ہے اور تعلیم قائم کیا ہے ان  
میں کئی توہہ میں جو سندی خدمات ایجام  
دے رہا ہے، آپ کے تعاون اور ہمدردیوں نے  
ہماری ہمیں بلند کی ہیں۔ آپ کی تشریف آوری  
پرستی اپنی متر دوختی کا انتہا کرتے ہیں اور  
دور دراز سے سفر کی مشقیں برداشت کر کے  
آپ کی آمد ہمارے لئے باعث افتخار ہے اور  
هم حضرت ناظم صاحب ندوہ العلماء ہمکم صاحب  
دارالعلوم اور تمام اساتذہ و طلبہ کی طرف سے  
آپ کا تکریر ادا کرتے ہیں۔

الحمد للہ الگز شریہ بھی ندوہ العلماء نے  
مختلف پہلوؤں سے ترقی کی اور مختلف نوعیتوں  
طالبہ محقق مدارس سے پاس ہو کر اپنی اعلیٰ تعلیم کے لئے  
سے دست حاصل کی اور اسکی کارکردگی بھی قابل  
شکر ہے۔

دارالعلوم ندوہ العلماء کی تعلیمی دعوت  
الحمد للہ ترقی پڑھے۔ اس وقت اسکے محقق مدارس  
اور اسکی شاخصیں الحمد للہ ملک کے باہر بھی قائم ہوئی  
ہیں، میڈیا، نیپال اور بنگلہ دیش میں کئی تھا خاص  
گزشتہ سالوں میں قائم ہو چکی ہیں، اب تھائی لینڈ  
جنوبی افریقہ اور انگلستان میں بھی قائم کی جا رہی  
ہیں، ان علاقوں میں جلو ندوہ العلماء کی تعلیمی

کام میں دافتہ ہوئی اپنے نے اسکے مطابق  
ایپنے یہاں درسگاہیں قائم کرنے کا ارادہ کیا گوئے  
کی کوشش سے "شور ار رہوں" کے ممنوع پر اپنا

قیمتی مقالہ تیار کیا جن کو باہر کی یونیورسٹیوں کے  
صدرو شعبہ ادب نے بھی چاہنا اور ان کو اس پر  
ڈاکٹریٹ کی سند کا مستحق قرار دیا، اسکا اصطلاحی  
نام ندوہ العلماء میں "محکیل" ہے لیکن اس کی  
حیثیت ڈاکٹریٹ کی ہے، ندوہ العلماء میں اعلیٰ  
تعلیم کے درجات میں طلباء کی اچھی تعداد  
اس وقت عالمیت کے طلباء کی تعداد روز افزد ہے

میں تقسیم کرنا پڑا۔ ایک ایک کافی میں پچاس پچاس  
ہندوستان میں چھوٹے بڑے مدارسے ایک ہوئے  
کے قرب ہو گئے ہیں جنہوں نے ندوہ العلماء کے  
تعلیمی نظام کو اپنا یا ہے اور تعلیم قائم کیا ہے ان  
میں کئی توہہ میں جو سندی خدمات ایجام  
دے رہا ہے، آپ کے تعاون اور ہمدردیوں نے  
ہماری ہمیں بلند کی ہیں۔ آپ کی تشریف آوری  
پرستی اپنی متر دوختی کا انتہا کرتے ہیں اور  
دور دراز سے سفر کی مشقیں برداشت کر کے

آپ کی آمد ہمارے لئے باعث افتخار ہے اور  
اعربی اور دیگر میں متوسط تعلیم دیتے ہیں۔

هم حضرت ناظم صاحب ندوہ العلماء ہمکم صاحب  
دارالعلوم اور تمام اساتذہ و طلبہ کی طرف سے  
آنکے اکابر میں ایک ایک کافی میں پچاس پچاس  
ہندوستان میں چھوٹے بڑے مدارسے ایک ہوئے  
کے قرب ہو گئے ہیں جنہوں نے ندوہ العلماء کے  
تعلیمی نظام کو اپنا یا ہے اور تعلیم قائم کیا ہے ان  
میں کئی توہہ میں جو سندی خدمات ایجام  
دے رہا ہے، آپ کے تعاون اور ہمدردیوں نے  
ہماری ہمیں بلند کی ہیں۔ آپ کی تشریف آوری  
پرستی اپنی متر دوختی کا انتہا کرتے ہیں اور  
دور دراز سے سفر کی مشقیں برداشت کر کے

آپ کی آمد ہمارے لئے باعث افتخار ہے اور  
اعربی اور دیگر میں متوسط تعلیم دیتے ہیں۔

ان ذیلی لکتب فاؤنڈیشن کی تعداد سات ہے جو

ادھر اساتذہ کے اس مرکزی درسگاہ میں قائم  
حاصل کرتے ہیں۔

دارالعلوم ندوہ العلماء کی تعلیمی دعوت  
الحمد للہ ترقی پڑھے۔ اس وقت اسکے محقق مدارس  
اور اسکی شاخصیں الحمد للہ ملک کے باہر بھی قائم ہوئی  
ہیں، میڈیا، نیپال اور بنگلہ دیش میں کئی تھا خاص  
گزشتہ سالوں میں قائم ہو چکی ہیں، اب تھائی لینڈ  
جنوبی افریقہ اور انگلستان میں بھی قائم کی جا رہی  
ہیں، ان علاقوں میں جلو ندوہ العلماء کی تعلیمی

کام میں دافتہ ہوئی اپنے نے اسکے مطابق  
مولانا سید الرحمن صاحب اعلیٰ ندوی نے دس سال

کی کوشش سے "شور ار رہوں" کے ممنوع پر اپنا

اس سال ایک ایم اضافہ ہے جو اک عرصہ سے  
یہ ضرورت نہیں کیا جا سکتی تھی کہ انگریزی اور ہندو  
اجارات میں مسلمانوں کے خلاف اعتراضات اور  
غلظ فحیاں پیدا کی جاتی ہیں، مظاہر میں بھی آتے ہیں اور  
مراسلات بھی شائع ہوتے ہیں، ان کو پڑھ مسلمان انہیں  
کر کے رہ جاتے ہیں حالانکہ ان کا معمول جواب دینا اور  
غلط فحیوں کا جواب دینا بھی ضروری کام ہے۔

انگریزی امت مسلم میں کم سے کم کچھ لوگوں کو کام  
کرنا چاہئے تھا اور اس کا تذکرہ بھی آئندہ ہے لیکن  
ابھی تک اقدام نہیں کیا گی تھا۔

الحمد للہ یہ اقدام ندوہ العلماء کے حصہ میں آیا  
اور ایک میڈیا یا سینٹر کام کی یا جیسیں ندوہ العلماء کے  
بعن اساتذہ اور صاحفات سے تلقی رکھنے والے افراد  
نیز گرفت سے بعض ریاستی و خیریت مسلمان جملو

ہندوی انگریزی میں اچھی تحریری صلاحیت ہے۔  
وقت دست ہیں اور انگریزی و هندوی اخارات کا  
جاائزہ لیا جاتا ہے اور ان میں سے جو یہیں قبائل

جواب معلوم ہوتی ہیں ان کے لئے تن صاحب علم اور  
صاحب تحریر ہے جواب لکھنا مناسب ہوتا ہے  
ان سے جواب لکھنا ہوتا ہے۔ جوام طور پر مسلمانوں  
کی شکل میں ہوتا ہے۔ کبھی تو نام کا صراحت سے  
اور کبھی مستعار نام سے۔

یہ ضرور ہے کہ بعض ای مسلط اخارات تذکرے  
کرنے میں کو تاہی کرتے ہیں لیکن متعدد تذکرے کے  
میں الحمد للہ اس کا اخراج چاہیڑہ ہے۔

مسلم پرستی اور مسلمانوں کے بیض دوسرے  
خصوصی معاملات عام طور پر مومنوں نے خدا مدد ہے کہ  
یہ سلسلہ جاری رہتے ہوئے زیادہ وسیع پر جائز ہے  
کام کی جائے گا۔

اس میں ندوہ العلماء کے باہر کے دوستوں  
میں سے سید غلام علی الدین حب، شارق علوی صاحب  
کرن شمسی صاحب سے زیادہ تعاون مل رہا ہے۔

کے پروگرام سے قائم کی گئی تھی لیکن بعض اسباب کی  
سلیمانی کے ہال میں پھر اس کے بعد رواق المہر کے  
بانا پر اس کی تین ہی منزلیں بن لیکی تھیں۔ اب  
انگریزی کے مشورہ کے بعد اسکی پوچھی منزل میں کام  
لگ گیا ہے اور وہ تیار ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو  
مظہور ہوا تو پانچیوں منزل میں بھی بعد میں بن لے گئی ہے  
عمارت اپنی مسخود منزلوں کی وجہ سے لفڑ کی محاذ  
ہو گئی امید ہے کہ اس میں لفڑ نگانی جائے گی۔

ندوہ العلماء کے لئے مسرت کی بات ہے کہ  
اس کے خادموں و کارکنوں میں الحمد للہ کام کا اچھا  
ان ملازمین کے لئے احاطہ کے ایک حصہ میں تین نہر  
جذب ہے اور ان سب کی نکر مندی اور تو جسمے مخفف  
پر ڈگرام اور کام بڑی حد تک بخوبی انجام پار ہے میں  
یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے، آپ حضرات سے  
اور اس میں عام طور پر وہ طلباء کے جو علمی تعلیم  
دعا خیر کی ضرورت ہے۔

ڈارالعلوم ندوہ العلماء میں اساتذہ کی شریک  
کا ایک شریک قائم کرنے کی تجویز کی سال سے زیر نظر  
کیاتے اقسام کا ہیں ہوچکی میں اب مزید کی گئیں  
احاطہ میں ہیں ہے۔ مزید ضرورت کے لئے احاطہ کے  
باہر جگہ تلاش کرنے کی ضرورت پڑ رہی ہے۔

رواق عبد الحمیڈ کے مکمل ہونے پر ایک انتہائی  
باقاعدہ ایک شعبہ بنانے کی نکر جاری ہے، مسدس  
جلہ ماہ میں ۹۲ء میں منتقل کیا گیا تھا جیسیں ندوہ العلماء  
کی تحریک اور کام کا تعارف کا ایک پر ڈگرام رکھا گیا  
تھا اور اس میں چند دفعہ مخالفات پڑھنے کے لئے ترقی میں  
ہوئی تھیں، اقلیت کیش یوپی کے چیرین اور شہری کی  
کیمپ قائم کرنے کا منصوبہ ہے، ڈارالعلوم ندوہ العلماء  
اسکی سنبھیگی کی اور افادیت کو دیکھنے ہوئے شرکر کا نے  
کے متعلق جامعۃ الاسلامیہ نہل فیروز اعلیٰ کو جو عویض مومہ رہا

کے شروع میں اس کو باقاعدہ قائم کرنے کا ارادہ  
کرنے والا مجموع الرحمن صاحب ازہری جو ڈارالعلوم  
کے دارالاقاموں کے صدر تکرار میں ایں بخوبی پڑھی  
لی اور اس کا تام رواق عبد الحمیڈ بھی ان ہی کا تجویز کردہ ہے

ندوہ العلماء کا بڑا کتب خانہ جو کتب خانے کے  
علماء شعبی کے نام سے موجود ہے اور بہت میاری  
دنخ سے قائدہ اٹھایا گیا ہے اور فن تریں میں ترقیا  
اور منبع کتابوں پر مشتمل ہے جوکی تعداد دیڑھ لاکھ  
سے اپسے ہے احاطہ کے مشرقی پہلو میں پانچ منزلہ عمارت

بنکاریز تبریز مدرسین فائدہ اٹھائیں گے۔

۱۰ اگست ۱۹۹۶ء

یعنی ایسے افراد جنہیں دا قی اخلاص ہو اور جس نیت  
ہم ان کا یہ رضا کار رائے کام قابل تقدیر سمجھتے ہیں۔ ان  
ہی لوگوں کی کوشش سے ندوہ کے پھاپ کے مسئلہ میں  
آخریں ہم دوبارہ آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں  
جذبہ کی طرف سے غلط فہمی پیدا کرنے کے لئے بوج  
یونس نگرامی اور چند رچند علما و ایمان بند کشاں  
مند کو رہ بنا لازم پورت رحضرت مولانا سید  
شریک مبلغ ہوئے۔

اردو روزنامہ "سالار" کے ایڈٹر مقصود علی خالصہ  
بھیوپال اور کانپور کے معروف تاجر افخراج احمد صاحب  
مدرسہ کی جامع مسجد کے خطیب و امام فاری محدث  
قاسم، اردو اکیڈمی یونیورسٹی کے جیزین پر ویسٹ مسجد  
یونس نگرامی اور چند رچند علما و ایمان بند کشاں  
شریک مبلغ ہوئے۔

ندوہ العلام ایک کل ہند سطح کی انجمن ہے جو  
ہر صوبہ اور ہر منطقہ کی خانہ دگی و بیان سے ہفتگہ کئے  
گئے ارکان سے کرتا ہے۔ اس کے کل ارکان ۲۵۶ سے  
بولا نادامت برکات ہم کے استقبالی خطاب کے بعد یہیں  
زیادہ ہیں۔ اس انجمن کا تنظیمی سربراہ ناظم اور اس  
کی حضرت بولا نادامت خطاب تحریر جلت کے  
کے نائبین میں نائب ناظم اور معمتم برائے مالیات  
اور محمد سرای تعلیم ہیں۔ یہ انجمن متعدد عوqی و قریبی  
کی روپرطاب پیش کی جا رہی ہے۔

محل انتظامی کا یہ جلسہ اپنے شرکوار کی کلیتہ  
نامی غلبہ درسگاہ کی انتظامی ذمہ داری بھی انجام دے  
اوہ حضرت مولانا کے نکرا نگر استقبالی خطاب کی  
ہے اس کے لئے ایک علیحدہ عمارت بننے کی  
کی بزرگ شخصیت نیز حضرت مولانا شاہ محمد علیقوب  
علی کاموں کے علاوہ ایک دارالعلوم ندوہ العلام  
نامی اعلیٰ علم درسگاہ کی انتظامی ذمہ داری بھی انجام دے  
ہے اس کے لئے ایک علیحدہ عمارت بننے کی  
ضروت تھی تاکہ جگہ کی شنکلی دوڑھو، الحمد للہ اس کی  
تمیر کا کام مشروع کر دیا گی تھا جواب تکمیل کی منزل  
کو پہنچنے والائے، اس طرح جگہ کی دخواریاں کچھ  
دونوں دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حضرت مولانا ناصر علی  
صاحب و حضرت مولانا محمد سالم صاحب فاسکی، مکلت  
کے معروف عالم دین اور بزرگ مولانا حکیم محمد زمان  
صاحب حسنه با وجود اپنی علالت اور مخذلہ ریوں  
کے شریک ہوئے۔ آں اندھا مسلم پرسنل لا ابورڈ  
کے جزل سکریئری میں مولانا سید نظام الدین صاحب  
اور ہریزین جن سے دہ اپنی خدمات کا داراءہ کار  
پڑھا سکیں، اور اللہ تعالیٰ سے ہم ملکی اور آپ سے  
نفعی الدین ندوی مظاہری جماعت اہل حدیث ہند  
کے سربراہ مولانا مختار احمد ندوی، دارالصنفین  
تیار ہوتے رہیں جو اسکے علمی میਆنے کے شایان شان  
اعظم گذھ کے ناظم مولانا ضیاء الدین اصلاحی بھاگپور  
کی خانقاہ کے سجادہ انشیں مولانا شرف عالم صاحب  
مریس کی جا رہی ہے، حکومت کی سرکردگی میں پڑھے  
سلوں رائے بھلی کے سجادہ انشیں مولانا شیر عطا  
فاروقی ندوی، پیز کے مشہور ماہر سر جرمی داکف  
چاہے دینی اسلامی ادارے جس جنس کے محتاج  
ہیں وہ دنیا میں نایاب توہین مگر کیا بضرور ہے

## بمددی میں

اعلیٰ حیاری مٹھائی؛ بیکری مصنوعات

خصوصی مصنوعات

ذرائی فروٹ، انجر، بوف، افلالون، پانابیل، بیل، مینگو

برف، بادامی ملوہ، کافوفلی، کاچورول، گلاب جان، لٹر

شیرینی دنیا کاتاچ

تاج کی مٹھائیں

کرافٹ مارکیٹ جنکشن ۳۰۱ کرناک روڈ بمقابل

۳۰۰۰۳

فون نمبر: ۳۲۲۱۵۴۸



## پروفیسر نجم الدین اریکان

پروفیسر محمد احتبا عندوی۔ جامعہ نگر۔ نیڈیٹھ

"نظام وطن" پارٹی کے تورڈیٹے جنگ کے  
کے ساتھ ساتھ بیرون ملک قبصہ کا درسائیں

بعد اصلاح و اسن پسند عوام و نوجوان یا تو جیلوں میں  
مسلد اٹھایا جا چکا تھا، اور جنرل گریویس نے اسے

یا پھر گر کی چہار دیواریوں میں قید کر دیتے گئے اور ان  
یونان کے ساتھ انضمام کا دعویٰ اور ملک و دو شرع

کر دی تھی، ان شدید بحرانی حالات میں پروفیسر نجم الدین  
دہ کسی فکر و مشرب سے تعلق رکھتے ہوں۔ ۲۔ صحافت  
اریکان کے رفقا نے ایک نئے نام "نیشنل سلار

پارٹی" قائم کرنے کے لئے اجازت طلب کی پڑھیں  
اور شرکتگزاری کے خواہیں، اس کے نتیجے میں پورا

ترکی محاذہ بدنسلی" شاد، اتار کی اور قتل و غارت  
کا شکار ہو گیا، فوج کو دخل دینا بڑا اسلامی تروع

اریکان اپریل ۱۹۴۷ء کے عدالتی فیصلہ کی بناء پر  
خود اپنے نام سے کوئی پارٹی قائم نہیں کر سکتے تھے،

اریکان اور ان کی پارٹی کے ارکین کے گھر اسکوں اور  
جہوی پارٹی کے ساتھ وفاق و تعاون کو ترکی کے

مسلم حقوقوں میں ابھی نظر سے نہیں دیکھا گی، ایکونکہ  
ضفت صدی سے اس پارٹی کا خلائق میں

سے صاف پاک ملے، فوج کے اعلیٰ افسروں نے گھوں  
کیا کہ محاذہ میں ان علاصر کو تحریک رہنا ہزوری ہے،

چنانچہ باہنگی اٹھائی گئی اور انھیں فوج نے کم کرنے  
کی آزادی کا اشارہ دے دیا، ملک میں تظہر و ضبط

ہوئے حالات کے پیش نظر ایک "جرأت نہانہ" کا تحریک  
کیا تھا جو کامیاب ہوا، آزادی عمل اور سیاستیں کی  
رباٹی نے پارٹی کو بہت فائدہ پہنچایا، اور یقانہ

اس پارٹی کے تعاون سے حاصل ہوا جس کی اس

خشیت اور سلم کشی شہرہ آفاق تھی، یہ تحریک "دری

دشمنی اور سلم کشی شہرہ آفاق تھی، یہ تحریک "دری

نے استغفار دے دیا ان کے بعد پارٹی کی باغ

چونکہ کسی پارٹی کو اتنی نشستیں حاصل نہیں ہوئی  
پارٹیوں میں بھی تبدیلی آئی، اندر وہن ملک خلفشار

کی رہیں کھوئے کا سبب بنا، مسلم پارٹی نے  
کوئی نہیں کر دی تھا حکومت کی تشكیل کو سکے اسے ہر

کرافٹ مارکیٹ جنکشن ۳۰۱ کرناک روڈ بمقابل

۳۰۰۰۳

فون نمبر: ۳۲۲۱۵۴۸

۱۰ اگست ۱۹۴۷ء

کر کے دیکھیں یا اجا وید کی سربراہی میں دوسری  
سے ملاقات اور ان کی لفتگو سننے کی صادق حاصل  
کردی۔  
ہوتی، ان کے الفاظ میں جو عنم، حوصلہ، کشش،  
کردیاں، جب پاری تشكیل ہستے کے رفقا کو بیا  
کردیاں اور قوت ارادی محوس ہوتی بہت کم کسی  
اس کا نام "لغہ عالم" رکھا، ایکشن میں شرک  
کیں، مگر حالات قایو میں نہ کر کے، اور جولائی  
ہوتی اور پہلے سے زیادہ نشتوں کے ساتھ کامیاب  
ہوتی اور ایک ایسا نشتوں میں حاصل کر کے بہی  
سربراہی ان کے باقتوں میں ہے، اگر ایکار کھے  
پاری بن کر ابھری، اب ملکی سیاست میں رفاه عالم  
سازشوں اور ترکی فوج میں مغربت کے سوم اثر  
پاری اور اس کے دانشور اسلام پسند سربراہ  
پروفیسر نجم الدین اربکان کو نظر انداز نہیں کیا  
کا بیان ان کے قدم جسمے گی اور ترکی از سونوا عالم  
جاسنا،  
اس راقم سطور کو مکمل کر دیں پروفیسر اربکان  
(ختم)

کا مطابق کیا گیا، ترکی نے احتجاج کی، وزیر اعظم پر  
کارنالوں کے واسطے سے مسلم عوام میں جتنی مبقوت  
چاپنے کے لئے ترکی کو کچھ کرنا ہو گا، مگر اس کی  
حکومت کرنے کے لئے ترکی کو کچھ کرنا ہو گا، مگر اس کی  
میں بھی اسی قدر اسلام دشمن اور ناعاقبت نہیں  
دھنعت نہیں کی، حالات کا تھا کہ ترکی کا تکوں  
کو حقوق حاصل کرنے کے لئے فوجی کارروائی کرے،  
مگر وریع اعظم یہ اقدام کرنے کا حوصلہ نہیں رکھتے  
فوجی انقلاب لایا گی اور پروفیسر نجم الدین اربکان اور  
ان کی پاری سلامہ کے ارکین کی ایک بڑی تعداد  
کو گرفتار کر دیا گی، اس فوجی انقلاب پر تبصرہ کرتے  
ہوئے مغربی صحافت نے لکھا کہ داصل ترکی میں اخنوں  
کے زیر قیادت ایران جسے انقلاب پس اپنے جانے کے  
خطروں اور راستہ کو مسدود کرنا تھا۔

دو سبب اور بھی بیان کئے گئے:- اربکان اور

ان کے رفقا کار جان اسرائیل کے خلاف تھا اور ان  
کا مطابق تھا کہ اسرائیل سے تعلقات منقطع کر جائیں،

دوسرے یہ کہ (تونی) میں ایک اسلامی کافرنی خوند  
کی گئی اور اس میں بیت المقدس کی بازیابی کے

لئے عالم اسلام کی پر زور تائید کی گئی۔ کافرنی میں  
بوروڈ بنسرز عربی زبان میں لکھ لگو جو صطفیٰ

کمال اترک کی تحریک کے بعد ترکی میں پہلی ماربوا  
جس سے صاف اشارہ ملتا ہے کہ کافرنی خلاف

اسلامی کا احیاد چاہتی ہے، جو ترکی دستور اور اس  
کا سیکور درج کے نتائی ہے نیز کافرنی کے سچے

پر اترک کا فنڈو بھی آدمیاں نہیں کیا گیا۔

پروفیسر نجم الدین اربکان اور ان کی پاری  
کے خلاف سب سے بڑا الزام یہی تھا نیز وہ مسلم عالم

کا علاحدہ الحسن قوام تھا، اسلامی مشرک نہیں  
اسلامی دعا اور ایک فوجی محاذ بنانا چاہتے تھے جو

عالم اسلام کا دفاع کر سکے۔

اس پوری حدت میں پروفیسر اربکان نے  
بڑی حکمت و دانائی اور کمی ہیم و جهد مسلسل سے

ترکی میں عوامی آزادی اور مسلم بیداری کی فضائیں  
لئے نکل جانے کا حکم دیا گیا تھا۔

## نعت در مصطفیٰ اک عجب ا ستار ہے

وہ مستی جوانوار کے درمیاں ہے  
در مصطفیٰ اک عجب ا ستار ہے  
عقیدت سے شاہ و گاہ سب میں حاضر  
دلاؤز، دلکش جہاں کا سماں ہے  
میں بترگنید کاش شاہ شہماں ہے  
درود و سلام اس پر جو جان جاں ہے  
زبان پر ہے فریدگری کی کنال ہے  
وہ رتبہ شکمی عرش بزمیماں ہے  
عجب فتح کم کی وہ دہ دستار ہے  
انھیں معاف کرنا جو تھے دشمن جاں  
مروت بجت، سماوات بسحابت  
غیل ان کے کنے کو کچھ تھے بکن  
ہوئی شرم سے ننگ اپنی زبان ہے

اس پوری حدت میں پروفیسر اربکان نے  
بڑی حکمت و دانائی اور کمی ہیم و جهد مسلسل سے  
ترکی میں عوامی آزادی اور مسلم بیداری کی فضائیں  
لئے نکل جانے کا حکم دیا گیا تھا۔

کام میں سے کچھ درج ذیل ہے:-  
۱۔ ائمہ و خطباء کے بڑی تعداد میں مدارس  
قائم کئے گئے۔  
۲۔ خلافت کے خاتم کے بعد بھی بارہ مدارس  
میں اخلاقیات (دین اسلام) کا مضمون لازم ہے  
قردیا گیا۔  
۳۔ دور دراز علاقے راتا ضول میں بخاری  
صنعت کا رحلتے قائم ہے۔  
۴۔ ترکوں پر سے خلکی کے راستے جو کے لئے  
جانے کی پابندی احتالی گئی۔  
۵۔ سیاسی معافی کے ان تمام اسلام پسزوں  
کو رہائی حاصل ہو گئی جو جیلوں میں شدید ترین عذاب  
و اذیت کی وجہ سے جان بحق ہو سبے تھے اور اس کو  
علم بھی نہ ہو ساتھا۔  
۶۔ قبرص (سائپرس) میں فوجی کارروائی کے  
کے ذریعہ عظم کا بیانی پڑی۔  
۷۔ پاریس میں پہلی بار پاری (سلام) نے  
مسویت (فرنٹس) پر پابندی عائد کرنے کا مطالبہ  
کا مطالبہ کیا اور ترکی کے ان تمام عناصر نے جو اربکان  
کے ذریعہ مسلم بداری محکوم کر رہے تھے، متعدد  
خالدے اتحادی هم نوجوانوں کو پولس اور سکوری  
اس وفاقي دیوارت کو ختم کر دی، یہ صرف ۱۹۶۷ء میں  
قائم رہ سکی۔  
۸۔ دیوارت د اخلاق کے عدہ سے پاری نے بہت  
خالدے اتحادی هم نوجوانوں کو پولس اور سکوری  
خالدے اتحادی هم نوجوانوں کو پولس اور سکوری  
دست بردار ہو جائے تاکہ وہ اپنے اقتصادی بحران  
سے بچ سکے، صحافت و انجامات نے کمیٹی کی تائید اور  
اس کے بعد میں پاریوں (سلام) عدالت اور  
حرکت کے اتحاد سے دوسری حکومت تشكیل دی گئی،  
اس سے بھی ترقی تباہی و زارتیں سلام پاری کو ملیں  
نے تیلی ویژن انٹرویو میں اس کا جواب دیتے ہوئے  
کہا کہ: تکمیل اپنے پاؤں والپس جا سکتی ہے.....  
ہم تو کسی حارث میں بھی صفت کاری اور عسکری تیاری  
منظور کرنے میں کامیابی حاصل کریں کہ آں عنان  
اور طاقت در فوج بنانے سے دست بردار نہیں ہو سکتے  
کو اپنے ملک اور علاقوں میں واپس آنے کی اجازت  
دی جائے، جنہیں ۳ رماری ۱۹۶۷ء کو پاریہاں  
قانون کے ذریعہ ترکی سلطنت سے بیشہیں کے  
تامز نے امریکا کے سرکاری ذراائع کے حوالے سے  
یہ خبر شائع کی کہ: "امریکہ موجودہ حکومت کو ختم





ان کی تفصیل کرنا چاہیں تو ہم کو یہ اخترات ہر علم و فن میں نہ یاں نظر آتے ہیں بلکہ یہاں تک مخصوص ہوتا ہے کہ ان میں سے بعض علوم پر طبق کارکے سلسلہ میں اسی ماتول کے پرندہ اور خالص اسلامی ماحول کے قاب میں دھنے ہوئے ہیں۔

یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ایک بھی علم جامع نظریاتی مفہوم کے اعتبار سے اس کے دائرة اختر سے خارج ہیں ہے، بعض دیگر علوم میں اس ماحول کے دائرة عمل کی رنگ آمیزی اس سے ماحول کے اجزاء سے ہوئی اور بعض علوم پوری طرح سے اسلامی ماحول سے دھنے ہوئے ہیں اور ان میں اسلامی اخترات پوری طرح سے حادی ہیں، بعض علوم میں اسلامی نظر نظر اور تصور جزوی طور پر پایا جاتا ہے اور بعض علوم ابتدی اخترات رکھتے ہوئے اسلامی مدار میں سرگردان اور دردان دردان نظر آتے ہیں، ان کے دائرنے، محکمات اور مقاصد اسلامی میں اخترات بھی اسلامی۔

اس مختصر مقالہ میں یہ اپنی مسئلہ ہے کہ تمام علوم و فنون کا جائزہ پیش کی جائے بلکہ ایک سرسری اشارہ بھی محل ہو گا پسجا۔ اپنے دعوے پر ان سرگرمیوں، ایکٹفات اور تصنیفات کی مثال پیش کی جائے ہے اسی سے سرگرم پر ایک نظرulan فہرستوں کی لشکنی ہیں والی جا سکتی ہے جن کو ابن ندیم، حاجی خلیفہ برلن یا فواد سیرین کیں نے مرتب کیا ہے۔ شاید فصلی بیان کا کچھ بدل بن سکے اس سے ہم صرف اس اشارہ پر اکتفا کریں گے جس کی اس مختصر مقدمہ کے اندر ضرور متھا پی ہے۔

مثال کے طور پر علم تاریخ اپنی اساس اور بیان کے اعتبار سے اسلامی ہیچ کی سکھ

ترجمہ:- مطیع الرحمن عوف مددی

حضرت:- ڈاکٹر عاد الدین خدیل

قطعہ نمبر

# علوم و فنون پر اسلام کی چھٹا

تسدل کے لئے ۱۰ جولائی ۱۹۶۷ کا شمارہ ملاحظہ، فرمائیا ہے اسلامی تاریخ میں علمی سرگرمیوں کو جو مستقل کتب خانہ کی جیشیت رکھتی ہیں ان کو کاہے، سب سے زیادہ وسیع پیغمبر کا علمی سرگرمی حسب ذیل فانوں میں باشنا جا سکتا ہے۔

- ۱۔ اور یہ اسلامی اسباب و محکمات اور اسلامی ثمرات کا حامل ہے اور یہ ایک فطری بات ہے اسے کہتے ہیں (بیسے علم قرآن، حدیث، فقہ و قانون وغیرہ) کہ جس بینا پر اس نشاط علمی کا سلسلہ قائم ہوا اور ماحول اور فضائے اندر وہ پروان چڑھا وہ خاص میں (علم کلام، فلسفہ، ادب وغیرہ) اسلامی فضائی۔
- ۲۔ اسلامی مسائل سے لکھے ہوئے علوم (تاریخ، بلادت اور زبان و ادب)
- ۳۔ دوسری قسم جس کا میدان اس کے مقابلہ میں تنگ ہے وہ غیر علمی ادارے علوم کا سرگرمی ہے اور اس کے اندر اسلامی اخترات موقر فکل میں نہیں ہیں یہ وہ علوم ہیں جو دوسری قوموں افراد کے لیے تیسری قسم اس سے بھی زیادہ تنگ ہے اور اسلام مختلف خیالات میں جو کیٹھ عربی یا ادب و فنون)
- ۴۔ اسلامی مسائل کے تعمیر و ادا کے علوم (آداب و فنون)
- ۵۔ اسلامی محکمات پر مبنی علوم (فاسی علوم)
- ۶۔ اسلامی مسائل کے تعمیر و ادا کے علوم (آداب و فنون)

۷۔ اسلامی زندگی کے مقاصد کے نفاذ میں عالم (کوہمتوں اور زبان و ادب) پہلی قسم پوری طرح اسلام کے قاب میں ڈھنی ہوئی ہے اور اسی کے رنگ میں رنگی ہوئی ہے یہی نقطہ نظر سب سے زیادہ وسیع پیمانہ پر پھیلا ہوا ہے اور اس کے اندر اسلامی ذہن پوری طرح سرگرم نظر آتا ہے اگر ہم اس دعوے کے مصدقہ کا جائزہ لینا چاہیں تو ان علوم کا ذکر کرنا پڑے گا جو اسلامی علوم کے دائرنے میں تکمیل پائے جائیں اسیلیے جن میں سے ہر ایک پر میش، پہا اقصینفات و تحقیقات موجود ہیں اور جو سیکھوں کیا ہر امر دوں بکھوں پر مشتمل ہے۔ جنہیں مسلم مصنفوں نے پیش کیا اور

ان کی تفصیل کرنا چاہیں تو ہم کو یہ اخترات ہر علم و فن میں نہ یاں نظر آتے ہیں بلکہ یہاں تک مخصوص ہوتا ہے کہ ان میں سے بعض علوم پر طبق کارکے سلسلہ میں اسی ماتول کے پرندہ اور خالص اسلامی ماحول کے قاب میں دھنے ہوئے ہیں۔

یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ایک بھی علم جامع نظریاتی مفہوم کے اعتبار سے اس کے دائرة اختر سے خارج ہیں ہے، بعض دیگر علوم میں اس سے ماحول کے دائرة عمل کی رنگ آمیزی اس سے ماحول کے اجزاء سے ہوئی اور بعض علوم پوری طرح سے اسلامی ماحول سے دھنے ہوئے ہیں اور ان میں اسلامی اخترات پوری طرح سے حادی ہیں، بعض علوم میں اسلامی نظر نظر اور تصور جزوی طور پر پایا جاتا ہے اور بعض علوم ابتدی اخترات رکھتے ہوئے اسلامی مدار میں سرگردان اور دردان دردان نظر آتے ہیں، ان کے دائرنے، محکمات اور مقاصد اسلامی میں اخترات بھی اسلامی۔

اس مختصر مقالہ میں یہ اپنی مسئلہ ہے کہ تمام علوم و فنون کا جائزہ پیش کی جائے بلکہ ایک سرسری اشارہ بھی محل ہو گا پسجا۔ اپنے دعوے پر ان سرگرمیوں، ایکٹفات اور تصنیفات کی مثال پیش کی جائے ہے اسی سے سرگرم پر ایک نظرulan فہرستوں کی لشکنی ہیں والی سرگرمی پر ایک جائزہ لینا چاہیں تو ان علوم کی تائید و توضیح کرنے والے یا فواد سیرین کیں نے مرتب کیا ہے۔ شاید فصلی بیان کا کچھ بدل بن سکے اس سے ہم صرف اس اشارہ پر اکتفا کریں گے جس کی اس مختصر مقدمہ کے اندر ضرور متھا پی ہے۔

مثال کے طور پر علم تاریخ اپنی اساس اور بیان کے اعتبار سے اسلامی ہیچ کی سکھ

سے فاہر نہیں ہے۔ ویسے ہر بیان آخست کی فکر کی دعوت دیتا ہے۔

جباں جباں مصنف نے اپنی بات کہی ہے وہاں اردو کی فاش غلطیاں موجود ہیں جیسے ص ۲۳۷ جباں بیان اکثر ظیہری کریں ایک ہوشی سے بھونی ہوئی مکمل لائی تھی۔ "ص ۱۲۱" ان کی خلقت میں زیکری و لفاظ

کی وجہ سے ان کے لئے کسی ایک چیز پر گزار کرنا مخالف و ناممکن ہے یہاں تک کہ بس، خود نوش، ماحول غرض ہر چیز میں لطفاً، رنجیت کاشانی و متفہانی۔

اس عبارت کو ڈاکٹر صاحب جیسا کوئی ادیب ہی حل کر سکتا ہے۔

"قصہ مختصر" از مختصر عظیٰ صفحات ۱۶۰۔ قیمت: ۳۹/۹۵ روپے۔

ملنے کرتے: البلاغ بک سینٹر، ۶۵/۲۔ ابو الفضل

اللہ علیہ وسلم کی نبوت تمام عالم کے لئے۔

خاتم کتاب میں حب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا

سرج اکٹ پر اس چوک سرائے میراعنگدھہ

بیان ہے، سارے بیانات حوالوں کے ساتھ ترجوں سے

میں پر صیہ تو چستی آجائے، نیند آرہی ہو تو بیداری

لیکن تمام بیانات کو چار فصلوں پر کیوں تقسیم کیا گی

آجل لمحاحب کتاب، کتاب کے تعارف میں بھی بطور

باقی ص ۲۸ پر

مرتب نے کتاب کو چار فصلوں پر تقسیم کیا ہے،

ہر فصل میں یوسف علیہ السلام، اصحاب فیل، اور

موسیٰ علیہ السلام کے قصہ بہت ہی اختصار کے ساتھ بیان

کے ہیں۔ پھر خارکے پناہ گزنوں، بھی اسلامیں کے

اندھے کو رہی اور گئے کا قصہ، شافعے قتل کرنے

والے کی توبہ وغیرہ کے تحدیث قصہ جو روایات میں آئے

ہیں جل کیں یا جو جم ماجو ج، دجال، اصحاب الاعدی

داج الارض، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض مجرموں

مجھت احرج وغیرہ کا بیان ہے، سیلان علیہ السلام

کی حکومت کا بیان ہے۔

دوسری فصل کے بعض اہم عنوانات یہ ہیں۔

عمل کا تجزیہ نہیں پرے، ایمان کا مل، دنیا کی حقیقت،

قریبی نزل ہے، موت کو یاد کرو، قیامت میں

# مطہر میرزا

تھہر کیلئے کتابوں کے دنخواں کا آنا ضروری ہے!

ڈاکٹر یاردن رشید مدیں

"نکر آخرت" از ڈاکٹر محمد ظیہر احمد صاحب آئی

اصیحت۔ م۔ سانہ: ۱۹۸۱، صفحات ۱۶۰۔

دوسرا اثر، علیہ السلام کی بثارت، آدم علیہ

نہیں۔ ملک کا چہہ: ادارہ تحریک و تائید مرید

احمد ردد، کلکتہ۔ ۱۹۷۴۔

دنیا کا سارا فادہ آخرت پر ایمان نہ ہونے یا

ایمان نہ ہونے سے ہے جب کہ آخرت حق ہے اور

دی اصل زندگی ہے جو کبھی ختم نہ ہوگی، لہذا فکر آخرت

انسان کی اوپر نہ کہو ہوئی چاہے۔ کتاب مذکور میں

بھی کوئی کمی ہے کہ انسان کے اندر آخرت کی نکر

بینا ہے۔

مرتب نے کتاب کو چار فصلوں پر تقسیم کیا ہے،

ہر فصل میں یوسف علیہ السلام، اصحاب فیل، اور

موسیٰ علیہ السلام کے قصہ بہت ہی اختصار کے ساتھ بیان

کے ہیں۔ پھر خارکے پناہ گزنوں، بھی اسلامیں کے

اندھے کو رہی اور گئے کا قصہ، شافعے قتل کرنے

والے کی توبہ وغیرہ کے تحدیث قصہ جو روایات میں آئے

ہیں جل کیں یا جو جم ماجو ج، دجال، اصحاب الاعدی

داج الارض، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض مجرموں

مجھت احرج وغیرہ کا بیان ہے، سیلان علیہ السلام

کی حکومت کا بیان ہے۔

دوسری فصل کے بعض اہم عنوانات یہ ہیں۔

عمل کا تجزیہ نہیں پرے، ایمان کا مل، دنیا کی حقیقت،

قریبی نزل ہے، موت کو یاد کرو، قیامت میں

بفضلہ  
بہترین مُحَمَّدیوں اور بیکری مصنفوں عالیٰ  
وابستہ نام۔ سیلمان عثمان

چند مدت مصنفوں، افلاطون، بوی و فروت برقن، دلائی ویٹ بیلی  
اوپر پا، اخوت پا، امنا پا، ادا پا، دارم، رضاخانی مطہر، بادا، ایمیں  
سوکن طہر، بادا، بوی، سوکن طہر، کاچوٹنی، کاچوڑو، بک، کاچک، کاچک...  
رضی علیہ، علیہ، کاچوڑو، کاچوٹنی، کاچوڑو، بک، کاچک، کاچک...  
شیریں رواج، بشیریں مراج

سیلمان عثمان مسٹھانی والے

۳۴۵۴۹۶۰۰۵۹، ۳۴۵۴۹۶۰۰۵۹، ۳۴۵۴۹۶۰۰۵۹، ۳۴۵۴۹۶۰۰۵۹، ۳۴۵۴۹۶۰۰۵۹، ۳۴۵۴۹۶۰۰۵۹

Fax: 009122-8341635 Tele: 011-79341 BARI IN

## لقدیہ اور حدیث

یا حکومت ان کے ہاتھ کاٹ ڈالو۔ کے حکم پر علی مثال  
فالم کردی جائے، فاقہہ یہ بیش آیا کہ شخص ملک کے وقت  
بنی مخزوم کی ایک بیک خاتون سے جوری کا جرم سرزد  
ہوگیا، قریش کو فکر ہوئی کہ اب ان خاتون کا ہاتھ کاٹ  
دیا جائے گا، اس لئے کہ ان کو یہ تعلیم تھا کہ حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم حد جاری کرنے میں نرمی نہیں بریس  
گے، اس لئے کہ اسلام سے پہلے بھی ان کے بہاں جور  
کا ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری تھی اور حب قرآن کریم میں  
یہ حکم نازل ہو گیا تو وہ سزا جاری رہی، بنی مخزوم کی  
ان خاتون کی کچھ سابقہ خطاب میں تھیں، اور لوگوں کو اس  
کا علم ہو چکا تھا کہ ان خاتون نے مالیات میں کچھ اس  
طرح کا تصریح کیا ہے جو اسلامی معاشرہ کے شایان  
شان نہیں، "حضرت عروۃ نام المومنین حضرت عالث  
حدائقہ رضی سے روایت کیا ہے کہ ایک مخزومی خاتون تھیں  
جو لوگوں سے سامان مستعار لیتی تھیں پھر انکا کر جاتی  
تھیں، جناب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ان کا  
ہاتھ کاٹ دیا جائے" ان خاتون کا اصل نام فاطمہ  
بنت اسود بن عبد الأسد بن عبد اللہ بن عروۃ بھے

المخزوم تھا، یہ حبیل القدر صحابی مسلم بن عید الارساد کی بخشی تھیں، جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے آمانتوں کی امور کے شوہر تھے گے۔  
چنانچہ آپ تقریر کے لئے تھے، بھر فرمایا اما بعد  
”تم سے پہلے لوگ اس لئے بر باد ہوئے کہ اگر ان میں  
کوئی محرز شخص جو ری کرتا تھا تو اس کو چھوڑ دیتے  
تھے، اور کوئی مکر و محوی آدمی چوری کرتا تھا تو  
اس پر عدد باری کرنے تھے۔ اس موقع پر آپ صلی اللہ  
علیہ وسلم واضح فرماتے ہیں کہ آپ کی امت سب اس توں  
کیا کہ اس بارے میں فکر کریں اور ان کو بجا نہ کی کوئی  
صورت نکالنے کی کوشش کریں کہ عدد جاری ہو۔  
لیکن سبی ۱۰ اور خیر امت ہونے کا تعاضا ہے کہ امت  
ان حضرات نے آپس میں مشورہ کیا کہ ان فتاویں کے  
متعلق آپ سے کون بات کرے، کچھ لوگوں نے کہا کہ  
اسامدہ بن زید کے علاوہ اس کی بہت کوئی کر سکتا ہے

بلے، اور آیت کریمہ "وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيهِمَا لَيْسَ اور جو چوری کرے مرد ہو  
کے فتح الباری ۲۷ فتح الباری۔ کتاب الحدود  
لہ مائدہ۔ ۸ کے مائدہ۔ ۳۸

## یقینیہ: مطالعہ کی میز

مزاح فرماتے ہیں "اگر آپ اس کتاب کو خرید لے گا  
تو اپنی جب پر خلم کر سیں گے، اگر آپ اس کو پڑھیں  
گے تو اپنا وقت ضائع کر سیں گے" میں ان کے اس  
مزاح کو حقیقت سمجھتا ہوں اس کے باوجود میں  
کرتا ہوں اگر کتاب دیکھ کر آپ کی جیب میں گنجائش  
ہو گی تو آپ خریدیں گے ضرور اور اگر آپ کو کوئی  
مل جائے گی تو پڑھیں گے ضرور، اگرچہ تقبیل ڈ  
فخر الاسلام صاحب" یہ سچ ہے کہ ان کی جھن نظر  
میں ایسی باتیں آگئی ہیں جو نہ آتیں تو اچھا تھا،  
سچ یہ ہے کہ ٹبرے ان باتوں کو نظر انداز کریں گے  
چھوٹوں کے لئے وہی باتیں مزید کشش کا سبب ن  
گی، بعض عناوین ملاحظہ ہوں "بوڑھوں کی کامیابی"  
"دولہا کا بازار بھاؤ" "ضرورت ہے ایک ٹرکی  
"ارے بابے" "چچہ" "اندھوں میں کاننا  
"ضرورت رشتہ" بعض اشعار بھی ملاحظہ ہوں

کرنے رہے خطائیں ندامت کے بعد ہم  
ہوتی رہی تہمیش ندامت خطا کے بعد

محلے میں گئے جب چند ڈاکو لاٹھیاں لے  
ہمارے نوجوان باتھوں دوڑ کے کنگھیاں۔

شہر کو شوہر لکھا خالو کو خالہ کر د  
سال میں نے لکھا تھا کاتب نے سالا کر  
اد میں گنجائش لیتے ہوئے یہ مخفف

بزرگوں سے مخدرات خواہ ہوں۔

مبینی ہو یا علاقائی تاریخ جس پر کسی مخصوص تہذیب یا ملک یا سیاسی ڈھانچہ کے عطیات کا جائزہ گیا ہو اور اس میں تہذیب و تمدن کا جائزہ گیا ہو جو محض سیاسی یا فوجی داقعات کی حد تک محدود نہیں اور جزر افیالی تابیفات میں صرف شہر سے متعلق معلومات نہیں ہوتیں بلکہ ان کے لفظوں میں اسلامی چھاپ یا اسلامی تہذیب کا اثر نہیں ہوتا ہے۔ جس طرح کہ ہم سوانحی کتابوں کے لامن سلسلہ کو دیکھتے ہیں جس نے اسلامی تاریخ کے کتب کے ایک بڑے حصہ کو گیر کھا ہے جس کی وجہ امت مسلمہ کی تاریخ دوسری تمام قوموں اور تہذیبوں کے مقابلہ میں کیفیت اور تعداد کے اعتبار سے انفرادیت رکھتی ہے ہم اس تاریخی طرز اعلیٰ حدیث کے درمیان جب گہرا بیٹ دیکھتے تو یہ حقیقت ہمارے سامنے آ جاتی ہے کہ کس طور پر سوانحی ادب اسلامی ماحول کی ایک شرعی اہمیت ، مطالعہ کرنے والے کے لئے اس موضوع پر کتابیں دستیاب ہیں جن کا انداز اور اسلوب میں ان میں سے بعض ابجدی ترتیب کے اعتبار میں تیار کی گئیں اور بعض زبان و مکان کی ترتیب میں ان دستیاب ہیں جن کا انداز اور اسلوب اعتبر سے ۔ اور ایک قسم دہ ہے جس میں سو شخصیت کا کمال پیش نظر ہا ، پانچویں قسم ان لوگوں کا تذکرہ ہے جن کی شخصیت سیاسی معاشرتی میدان میں بلندیوں پر رکھی اور پہنچی قسم تعداد سے زیادہ ہے اس میں ان کا ذکر ہے جنکی مسامنے ایک زمانہ تکانک کا تذکرہ ہے دیسی دین اسلام کو فیض پہونچایا اور اپنے خاص طرز معمم مثالی کردار پیش کیا جسکے سلسلہ میں اس نہ ہے کہ اتفاقاً ہے جبکہ عام لوگوں کا سوا ان میں اکثر کام برداہ راست اعلیٰ اسلامی معاشرہ سے نہیں بلکہ ان میں سے بعض کا تعلق عام طبقہ سے نہیں معاشرتی اور اقتصادی پیمانے کو میار بنا

ناشندگی کرتا ہے علم رجال اور جری دندیل میں محمد بنین نے جو اصول اور منابع قائم کئے نیز حدیث کے رادیوں کی زندگی کے بارے میں جو بحث پیش کی ، علم تاریخ نے ان سے پورا پورا استفادہ کیا اور یہ علم ان کے بناءے ہوئے اصول میں سے ماخوذ نظر آتا ہے ۔ طبری ، دیخوری یعقوبی اور مسودی جیسے مؤرخین کے ہاتھوں اس نے انسانی تاریخ کے لئے ایک ایسا عالمی نظر پیش کیا جسکے عنصر اسلام کے اس نقطہ نظر سے ماخوذ ہیں جو تاریخ کو مشترک اصول اور واحد مقصد رکھنے والی اسلامی رسالت کی یعنی ۔ سے دیکھتا ہے جن کا سلسلہ اسلام پر ختم ہوتا ہے اور اسی کے ماتحت اس امت پر ختم ہوتا ہے جو اس مکمل امامت کی گمراہ ہے ، جب ہم ماحول اور قبائل کے اس افتخار کا جائزہ میلتے ہیں جو عربی عقل پر محیط تھا اور جس کی اسلام سے پہلی قوموں پر حکمرانی تھی تو ہم اس نتیجہ پر پہنچنے ہیں کہ اسلامی اثرات میں ان حصاروں کو توڑنے کی کس قدر قدرت اور صلاحیت پائی جاتی ہے اور اس کو عالمی ریخ دینے کیلئے آناتھ کی توسعہ کی کیسی زیر دست صلاحیت اس کے اندر موجود تھی ، ان قبائلی مفاخرت ، جنگ و جدال اور داقعات اور اخبار کے عدد و سے نکل کر جن کا تعلق کسی خاص قبیلہ یا مختلف قبائل سے تھا ، اسلام نے تمام بھی نوع کی تاریخ کی شکل دی ۔

مسلمانوں کی اگلی نسل نے علم تاریخ کو مزید ترقی دی تاکہ موضوع اور اسلوب کے مستوی پر فسکر تاریخی میں انتہائی مفید اور اہم اضافے کریں ، تاریخی کتب خانوں پر ایک مرسری نظر کے بعد ان نے تاریخ کی تکانک میں تہہ جہت ترقی کی مختلف النواع مثالیں پائی جا سکتی ہیں خواہ دہ عالم تاریخ ہو جو استقصائی یا موضوعاتی منبع پر

# عـرـبـوـنـغـتـ

**قصيدة في الرسالة المحمدية ومدح الرسول سيدنا محمد صلى الله عليه وآله وسلم**  
**امام الخير وقائد الخير ورسول الرحمة** محمد ناجي محمد سعيد نجاشي (سيوط)

بِذِكْرِ الرَّحِيمِ الْمُطَاعِ الْجَيْدِ  
جَيْدِ يَاكَ بَكَ ذِكْرِكَ دَعْبَهُ سَجَدَتْ كَيْنَهُ بَهْرَيْنَ بَزَرَگَيْنَ دَاهَيْنَ يَهْرَ  
بِعَلِمِ وَ نُوْسَهِ وَ حَكْمَهِ أَتَى  
جَوَّلَمْ نُورَهُ اُورَ اَسْتَادَهُ لَهُ كَرَأَهُ يَهْنَهُ  
بِوَحْيِ الْعَلِيِّ الْحَكِيمِ الْجَلِيلِ  
وَهُنَّ كَذِرَلِيَهُ سَجَدَتْ جَوَّلَهُ حَكَتْ دَالِي عَلِيمَشَانَ دَاتَهُ كَلَّ طَرْفَهُ سَهَّلَهُ اَنَّهَدَهُ أَتَى  
فَفِيْهِ التَّحْبَاهُ وَ فِيْهِ الْعَوَابُ  
اَبَ اَسْمَاهُ مَسَاجِدَتْ كَلَّا سَتَهُ اَبَ اَسْمَاهُ مَسَاجِدَتْ بَاهْنَهُ مَسَاجِدَتْ  
تَاسِوْبِذِكْرِيِّ الشَّورِيِّ اَفَتَاءِلَهُنَّ  
اَتَهْنَاهَيْ كَرَنَهُ دَاهَهُ صَاحِبَهُ نُورَهُ كَيْنَهُ يَسَرَدَهُ كَرَنَهُ

فَرِيقٌ كُلُّ سَفَرٍ أَنْتَ ذِي سَرْفٍ  
 اور ہر اسماں کتاب یہ ان کا ذکر موجود ہے  
 بِسَدْفٍ وَ جُبْدٍ وَ كَاعَرْفَةَ  
 سچائی اور سخاوت کے ساتھ دنیا میں ان کی خوبیوں سکی  
 وَ سَادَ الْحَقْمُولَ مَرَادُ الظَّاهِرِ  
 اور مغلوب پر غائبون کے سب ایں چائی بولی تھیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
يُعْلَمُ حَيَاةٌ كَمَا يَأْتِي بِكُمْ أَوْ دُفَاتٍ كَمَا يَأْتِي بِكُمْ  
طَرِيقًا سَوْيَّا لِنَبِيِّنَا الْمُصَّفِّرِ  
الْيَارَةَ جَمِيعَ الْمُسَاجِدِ اَوْ سَجَادَهُ  
وَعَهْدًا وَقِيمَةَ الْحُسْنَى الْخَتَاصِ  
اوْ ایں دُستِ دِیروہی جو حسنِ حنَافَہ میں سے  
خَلِيقًا وَاهْلَهُ لِكُلِّ الْوَطْنِ  
بزرگ ہر کوک دوں کے یہ قابیں تبول گئی ہے۔  
وَلَا فُورَّالا بِشُوَيْنَ الْحِسَابِ  
اور دُلی کامیاب حقیقت، مردِ ایال نہیں ہے جب تک وہ مور حساب کو کامیاب کر دے ابست نہ ہو۔  
وَمَلَ عَلَيْهِ دَفَارَ الْدَّوَامِ  
او، ہمیشہ ہمیشہ ان پر ابھی رحمت اور دیدور نازل فرمائی۔  
بِحَذْرٍ وَمَدْحُوحَ رَسُولُ الْأَنَامِ  
اپنی آنحضرت کے عذر کے ساتھ آپ کی درج یہ نظمے کر چاہر خدمت ہوا ہے

يَقُوْحُ الْهَوَاءِ بِعِطْرٍ فَرِيدٍ  
ہوا ایک بے مثال عطر سے ہبہ رہی ہے  
نَبِيُّ كَرِيمٌ سَاسُولُ الْوَرَى  
جو نبی کرم ہیں تا مخلوق کے لیے رسول ہیں  
هَذِي الْمَنَسَ حَقَّا سَوَاءَ السَّهْلِ  
 بلا شہابخون نے لوگوں کو سید جہاد راستہ بتایا  
لِيَفْضُلُ مِنَ اللَّهِ نَالَ الْكِتَابَ  
اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے کتاب پائے  
تَعَالَوْا إِلَى الْمَحْبِ بِيَا عَاقِلُونَ  
اے عقلمند و مررت اور بلندی کی طرف آؤ  
هُوَ النَّوْرُ أَخْمَدُ عَلَا وَتَدْشِيدُ  
وہ نور احمد ہیں جن کا مرتب بلند ہے  
بِحُسْنٍ وَ حَسْلَقَ مَبَدَأَ دُشْفَةٍ  
حسن صورت اور حسن سیرت کے ساتھ ان کا وصف ظاہر ہوا  
لَقَدْ كَانَ فِي الْأَرْضِ سُوْءُ النِّظَامِ  
دنیا میں بد نظمی چیزیں ہوئی تھیں !  
فَجَاءَ يَقُوْزِنَ سَحِيبُ الْجَهَادِ  
فجاء یعقوزان سے حبیب الجہاد اس  
اس حالت میں وہ ایسی کامیابی لیکر تشریف لائے جس کے گوشے و سینے ہیں  
أَمَانَةَ الطَّرِيقِ لِكُلِّ الْبَشَرِ  
انہوں نے ہر انسان کے لیے راستہ روشن فرمایا  
طَرِيقًا قَرِيرًا دِبِحْسِنَ النِّظَامِ  
ایسا طریق دیا جو نظام زندگی کی خوبیاں شامل ہے  
يَسِيرًا حَبِيْرًا بِكُلِّ الْرَّمَنِ  
اس طریقہ بر عمل ہیں مونا آسان بھی ہے اور وہ ہر زمان کے لیے مناسب بھی ہے  
نَلَا عِلْمَ إِلَّا بِعِلْمِ الْكِتَابِ  
بس اب کوئی ملم کتاب الہبی کے علم کی موافقت کے بغیر قابل تبول اور صحیح نہیں ہے  
فِيَارِبَتْ بِلِغْةً مِنَ الْمُسَلَّمِ  
بیانات بدگوار اس ذات اپنے کی خدمت میں ہمارا سلام پہونچا دیجئے  
أَتَالْفَسَعِيدُ عَلَامُ الْغُلَامِ  
اے تمام مخلوق کے رسول یہ سعد حواب کے مندوں کا عندرام ہے

پونے کے بعد حد ولے جرم میں سفارش کرنا حرام  
و ناجائز ہے۔ لیکن حاکم کو معلوم ہونے سے قبل اکثر  
حلاں کے نزدیک سفارش جائز ہے جب کہ جرم کا تکمیل  
شخص شرارتی اور لوگوں کو ستانے کا عادی نہ ہو۔  
یہ وہ گناہ جن میں عذر نہیں، بلکہ تنبیہ ہے  
اے زخم و نبوخ خضر و می ہو تو اس میں سفارش  
سمجو کر فیصلہ کرو۔

اگر محض کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرنے تو میں اس کا بھی  
ہاتھ کاٹ دیتا۔ اس کے بعد آپ نے اس عورت  
کا بانٹ کاٹنے کا حکم دیا، اور اس کا باعثہ کاٹ دیا گیا  
اس زبردست والوں کی تشریح کرتے ہوئے  
علام اہن تیریز فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ ایک سبق و مفونہ  
ہے کہ قریش کا معزز ترین گھر انہی مخزوم و بنی عبدان

جس کی ایک خورت کا باتھ کامنا واجب ہوگی۔ تو سی اور کا کیا دکر  
خواہ وہ مال مستعار لے کر اس سے انکار کر دینے کے  
لئے بعض خلاں کیا گا۔ اُنہی سے با جوڑی

سب سے ہو جیا رہ بس حماہی کا سے ہے یہ ہے  
کے سب سے، جو لجن دیگر علاوہ کا خیال ہے، یہ عورت  
مزز ترین قبیلہ اور شریف ترین گھرانے سے تعلق رکھتی

تھی اور سفارش حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب  
حضرت اسادؑ فرمائے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت اسماں پر حضرت ہوئے اور ای جیرے:-  
میں جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے ان کے  
دخل دینے کو ناپسند فرمایا، جو حدود کے اندر ثابت

کی صورت میں تھا، اور شال ساری دنیا کی عورتوں کی سردار، اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ کی بیان کی کہ اگر محمدؐ کی بیٹی فاطمہؓ بھی جو رسمی کرنے تو میں اس کا بھی بایک کا قتا۔

اس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
انتہائی ہنگامہ خیز حالات میں بھی شریعت کو نافذ کیا۔  
اور یہ واقع مخلصاً ناز توجہ اور اسلامی احکام کے  
یادنامی قبول کر لئے رختم ہوا۔

حضرت عروہ حضرت حافظہ رضی مسے روایت  
فرماتے ہیں کہ بھی میں اس عورت نے سمجھا تو بکھلی  
اور شادی کر لی۔ اس کے بعد وہ چالے پاس  
آئی تھی اور میں نے اس کی ضرورت حضور صلی اللہ علیہ  
وسلم تک بیو بنی تھی۔

# حدیث کا فقہی پہلو

دل کی گہرائیوں میں اتر جانے والا  
مشہادر کی دنیا میں ایک ہی نام

جہاں کی مٹھائیاں ہر دل کو بھارہی ہیں۔

اپیشل مہائیاں

• انلاطون: نان خطا سیاں، ڈرائی فروٹ برفي، انجر

آخر دھن برفی، ملائی برفی، ملائی مینگو، پائناپل حلوا  
کلب جامن نیز قسم کے لہ و اور مختلف قسم کی شعاعا

فون نمر :- ٣٠٨٢٧٤٣ ، ٠٩١٣١٨

## دعاۓ مغفرت

مدرسہ ضیاء العلوم (میدان پور، تکیر کلاں رائے بریلی) کے استاذ مولانا نیاز احمد ندوی کھ والدہ حاجہ کا ۵ مارچ ۱۹۹۶ء کو انتقال ہوا۔ اتنا اللہ و انا الیہ راجحون۔

مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی یاد اور بُری نیک فوائد دادا امیر را بخوبی۔

تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ قارئین تھیں  
سے دعاً مخففت کی درخواست ہے۔

A decorative horizontal border at the bottom of the page, consisting of a repeating pattern of stylized floral or geometric motifs in black ink on a yellow background.